روزنامہ الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

047-6213029

FR-10

Web: http://www.alfazl.org

Email: editor@alfazl.org

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت نمبر

27 مئی 2016ء

27 ہجرت 1395 ہش

دنیا کے ایوانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام حق اور پیغام امن

Palace of Westminster (برطانوی پارلیمنٹ، لندن)

خطابات حضور انور: 22/اکتوبر 2008ء۔ 11 جون 2013ء

Capitol Hill (امریکن پارلیمنٹ ہاؤس، واشنگٹن ڈی سی)

خطاب حضور انور: 27 جون 2012ء

Paul Henri Spaak Building (یورپین یونین پارلیمنٹ، برسلز۔ بیلجیئم)

خطاب حضور انور: 4 دسمبر 2012ء

نیوزی لینڈ پارلیمنٹ۔ ویلنگٹن

خطاب حضور انور: 4 نومبر 2013ء

Binnenhof نیدرلینڈ نیشنل پارلیمنٹ (ہیگ۔ ہالینڈ)

سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور خارجہ سے خطاب حضور انور: 6/اکتوبر 2015ء

Parliament Hill (اوٹاوا، انٹاریو۔ کینیڈا)

خطاب حضور انور: 17/اکتوبر 2016ء

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 20 روپے

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (خطبہ جمعہ 13 نومبر 2015ء)

حضرت مسیح موعود سے محض للہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین کی مثال ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود سے آپ نے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نورالدین کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نورالدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے

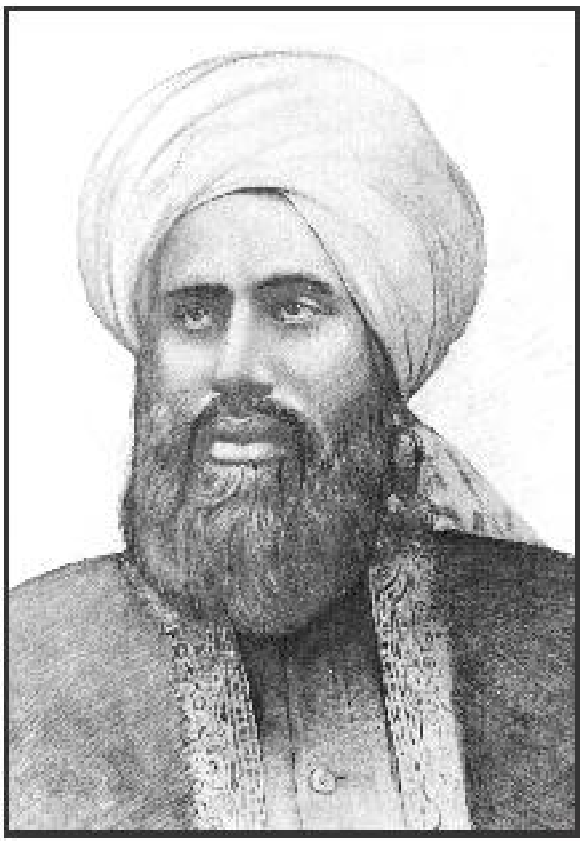

فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے محض للہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین کی مثال ہے۔ اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدین کی ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ہے۔ خادمانہ حالت کا بے مثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت مولانا نورالدین نے قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود کے سامنے عجز وانکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا کہ

’’چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِدیں بودے‘‘

پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نورالدین کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نورالدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعض واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان واقعات کو پڑھ کر آقا و غلام، مرشد و مرید کے دوطرفہ تعلق اور محبت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔ اخلاص و وفا کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا نام تک نہ لیا۔ اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب میں بھیرہ گیا ہوں تو میں نے بھی یہ مکان دیکھا تھا۔ اس میں آپ ایک شاندار ہال بنوا رہے تھے تا کہ اس میں بیٹھ کر درس دیں اور مطب بھی کیا کریں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے لحاظ سے (یعنی اس زمانے میں جب یہ بیان ہو رہا ہے) تو وہ مکان زیادہ حیثیت کا نہ تھا لیکن جس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے قربانی کی تھی اس وقت جماعت کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ اس وقت اس جیسا مکان بنانا بھی ہر شخص کا کام نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے بعد آپ نے واپس جا کر اس مکان کو دیکھا تک نہیں۔ بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔......

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو حضرت مسیح موعود کے (رفیق) ہیں وہ سناتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود ہنس پڑے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔

...... پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عادت تھی جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ’ہمارے مرزا‘ کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود کا ابھی دعویٰ نہیں تھا چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ لفظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آپ کو یعنی خلیفہ اوّل کو لوگ عام طور پر مولوی صاحب یا بڑے مولوی صاحب کہا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں میں نے خود کئی دفعہ یہ اعتراض لوگوں کے منہ سے سنا ہے اور حضرت مولوی صاحب کو اس کا جواب دیتے ہوئے بھی سنا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی (بیت) میں (یعنی (بیت) اقصیٰ میں) حضرت خلیفہ اول جبکہ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا: بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت اور پیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر حقیقت جو مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

پھر دوطرفہ اخلاص و محبت کی ایک اور مثال ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں جس قدر اخلاص تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن انہیں تیز چلنے کی عادت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی ساتھ ہوتے مگر تھوڑی دُور چل کر جب حضرت مسیح موعود نے تیز قدم کر لینے تو حضرت خلیفہ اول نے قصبہ کے مشرقی طرف باہر ایک بَڑ کا درخت تھا اس کے نیچے بیٹھ جانا۔ جب حضرت مسیح موعود نے سیر سے واپس آنا تو پھر آپ کے ساتھ ہو لینا۔ کسی نے حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا کہ حضرت مولوی صاحب سیر کے لئے نہیں جاتے۔ آپ نے فرمایا وہ تو روز جاتے ہیں۔ اس پر آپ کو بتایا گیا کہ وہ سیر کے لئے ساتھ تو چلتے ہیں لیکن پھر بڑ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور واپسی پر ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود ہمیشہ حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ سیر میں رکھتے اور جب آپ نے تیز ہو جانا اور حضرت خلیفہ اوّل نے بہت پیچھے رہ جانا تو آپ نے چلتے چلتے ٹھہر جانا اور فرمانا مولوی صاحب فلاں بات کس طرح ہے۔ مولوی صاحب تیز تیز چل کر آپ کے پاس پہنچتے اور ساتھ چل پڑتے تو پھر حضرت مسیح موعود تھوڑی دیر کے بعد پھر تیز چلنا شروع کرتے آگے نکل جاتے تھوڑی دور جا کر پھر حضرت مسیح موعود ٹھہر جاتے اور فرماتے مولوی صاحب فلاں بات اس اس طرح ہے۔ مختلف باتیں ہوتیں۔ مولوی صاحب پھر تیزی سے آپ کے پاس پہنچتے اور تیز تیز چلنے کی وجہ سے ہانپنے لگ جاتے مگر حضرت مسیح موعود آپ کو اپنے ساتھ رکھتے۔ تیس چالیس گز چل کر مولوی صاحب پیچھے رہ جاتے اور آپ پھر کوئی بات کہہ کر مولوی صاحب کو مخاطب فرماتے اور وہ تیزی سے آپ سے آ کر مل جاتے۔ حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ اس طرح مولوی صاحب کو تیز چلنے کی عادت ہو جائے۔ یہ صرف تیز چلنے کی مشق نہ ہونے کا نتیجہ تھا کہ مولوی صاحب آہستہ چلتے تھے۔ چونکہ طب کا پیشہ ایسا ہے کہ اس میں عموماً انسان کو بیٹھا رہنا پڑتا ہے اور اگر باہر کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جانے کا اتفاق ہو تو سواری موجود ہوتی ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو تیز چلنے کی مشق نہ تھی ورنہ اخلاص آپ میں جس قدر تھا اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نور دیں بودے‘‘

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

خلافت ونظام جماعت سے وابستگی کے متعلق

حضرت مصلح موعود کے چند زرّیں مکتوبات

حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں جولوگ بیعت کی توفیق پاتے آپ ہمیشہ انہیں یہی تلقین فرماتے کہ کچھ روز قادیان میں آکر رہیں تا کہ تعلق بیعت میں پختگی اور مضبوطی قائم ہو۔ اس ضمن میں آپ کے ملفوظات ومکتوبات بھرے پڑے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر چند نو مبائعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کی طرح ہے، چاہئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے، جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے‘‘۔

آپ اللہ تعالیٰ کی پہلی قدرت کے مظہر تھے۔ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کی دوسری قدرت کے مظاہر خلفاء سلسلہ نے بھی احباب جماعت کو بارہا یہی نسخہ جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مصلح موعود نے بھی آغاز خلافت سے ہی اسی پہلو پر زور دیا، آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت کو تزکیہ نفوس کے لیے:

’’(1) دعاؤں پر زور دو۔ (2) میرے ساتھ تعلقات کو بڑھاؤ، خطوط کے ذریعہ ہی ہو‘‘ کا پروگرام دیا۔

(الحکم 14 اپریل 1914ء صفحہ 10 کالم 1)

اسی ضمن میں آپ کے چار مکاتیب ذیل میں درج کیے جاتے ہیں جو خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں کے ہیں:

قادیان بار بار آنے کی ہدایت

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب قادیان میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد جنوری 1919ء میں واپس اپنے علاقہ پٹیالہ جانے لگے تو حضرت مصلح موعود نے درج ذیل مکتوب آپ کے نام تحریر فرمایا:

’’مکرمی ڈاکٹر صاحب!............

اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی محبت سے روانہ ہوں، ظاہری دوری کو حقیقی دوری نہیں مگر پھر بھی بہت بڑا دخل رکھتی ہے، پٹیالہ کا واقعہ ہے عبدالحکیم مرتد ہو گیا، حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا اس کا باعث قادیان کا نہ آنا ہے اور یہ کہ جو لوگ یہاں نہیں آتے میں ڈرتا ہوں ان کے ایمان ضائع نہ ہو جائیں۔ پس گو قادیان کا آنا ابتلاؤں کا موجب ہو سکتا ہے مگر نہ آنا اس سے بڑھ کر، دوری کوئی بھی اچھی نہیں، دعا آپ کے لئے بہت کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے خاص امید رکھتا ہوں کہ وہ خاص طور پر قبولیت کے آثار دکھائے گا۔ خدا تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسے ایک نکتہ خوش اور ایک نکتہ ناراض کر دیتا ہے ہاں رحمتی وسعت ......ضرور حق ہے۔ دن لمحوں میں گزر جاتے ہیں اور سال منٹوں میں اور باقی وہی رہتا ہے جو خدا کے لیے کیا جاتا ہے کہ دل با یار اور دست در کار ایک ایسا حق ہے جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں ساتھ یہ بھی محسوس ہو کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے اگر وہ اپنے قرب کا موقعہ دے۔ یہ قرب کا ایک اعلیٰ گر ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا، صرف وظیفہ پڑھنے والا یہ قرب حاصل نہیں کرتا۔

رسول کریم کے وقت کو دیکھیں تو کچھ پڑھانے میں، کچھ کھانے میں، کچھ فیصلہ مقدمات میں، کچھ سیاست میں، کچھ سپاہ گری میں، کچھ دوستوں میں، کچھ ملاقاتوں میں، کچھ خدمت غرباء کچھ بچوں سے کھیلنے میں، کچھ بیویوں سے، ملازمت میں کچھ گھر کے کام کاج میں خرچ ہو جاتا تھا، دل با یار تھا۔ کون وظیفہ خوار اور مصلی کو لازم پکڑنے والا آپ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر کو نمازوں کی وجہ سے تم پر فضیلت نہیں بلکہ اس جنس سے جو اس کے دل میں ہے، وہ کیا تھی یہی کہ دل با یار تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ظاہری اور باطنی قرب کا موقع دے۔......

(الحکم 28 جنوری 1919ء صفحہ 2)

قادیان کا کوئی اخبار منگوایا کریں اس سے تازگی ہوتی ہے

حضرت مصلح موعود نے ایک نو مبائع ڈپٹی کلکٹر کے نام درج ذیل خط لکھوایا:

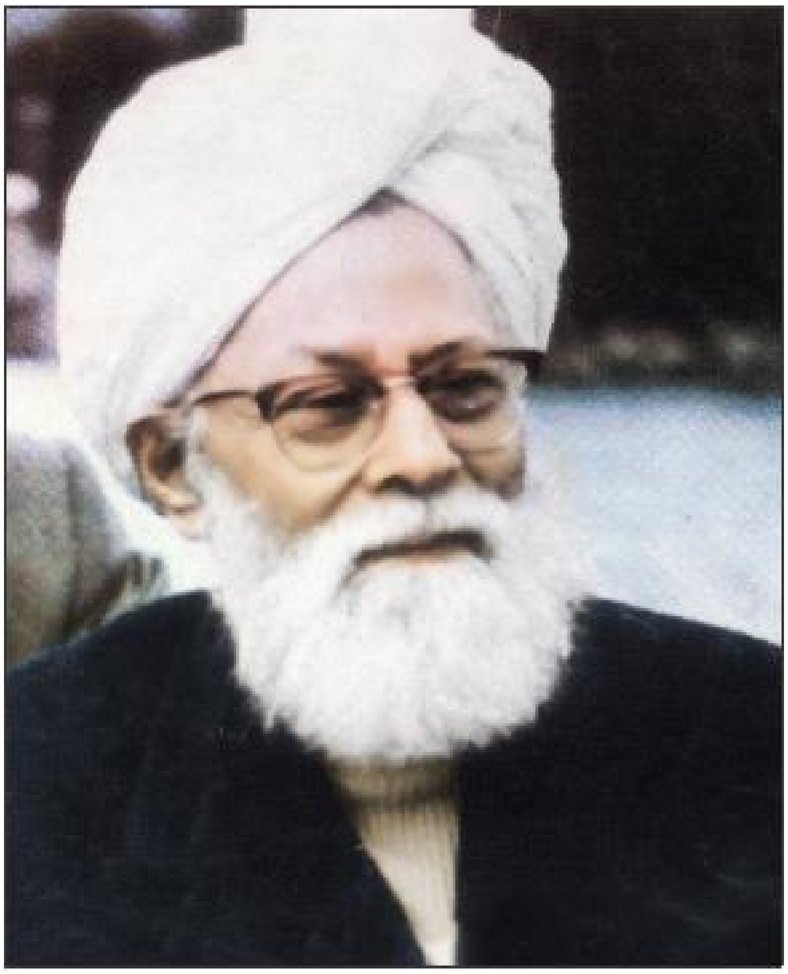

’’مکرمی!......

آپ کا خط بیعت کا آج ملا، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ جو روکیں آپ نے اس وقت تک بیعت کے راستہ میں بیان فرمائی ہیں درحقیقت وہ ایک غلطی ہے جو اس زمانے میں بہت لوگوں کو لگی ہوئی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ مذہب اس وقت اختیار کرنا چاہیے جب انسان کے اعمال درست ہو جائیں۔ حالانکہ مذہب ہی تو انسان کے اعمال درست کرتا ہے۔ اگر مذہب کے اختیار کرنے کے بغیر ہی انسان کے نفس کی اصلاح ہو سکتی تو پھر مذہب کی ضرورت ہی بہت کم رہ جاتی ہے۔ اعمال صالحہ صحیح عقائد کا نتیجہ ہیں اور عقائد کی درستی کے لیے ان ذرائع کو استعمال کرے جو انسان کی ترقی کے لیے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو لوگ مامور ہو کر آتے ہیں ان کی حیثیت ایک استاد کی سی ہوتی ہے کہ جس کا کام جاہل کو عالم بنانا اور عالم کو اپنے علم میں کامل کرنا ہوتا ہے۔ جب آپ نے ہر قسم کی رکاوٹوں سے قطع نظر کر کے صداقت کو قبول کیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی ہدایت اور رہنمائی کرے گا، ہاں ایک حد تک کوشش انسان کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایک بات کو آپ یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس سے بہت فوائد حاصل ہوں گے، وہ یہ ہے کہ جو شاخ تنے سے جدا ہوتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے۔ تعلقات کا قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے، جہاں تک ہو سکے قادیان آنے کی کوشش کریں، جب تک نہ آ سکیں کبھی کبھی خط لکھتے رہیں، میں (-) آپ کے لیے دعا کروں گا، آپ جہاں تک ہو سکے اچھی طرح نماز میں باقاعدگی کی کوشش کریں اور اپنے مقدور بھر روزے بھی رکھیں، باقی کمزوری تو آہستہ آہستہ ہی دور ہوگی، جوں جوں معرفت ترقی کرتی ہے اعمال میں درستی پیدا ہوتی جاتی ہے۔......

سلسلہ کے حالات کی واقفیت کے لیے قادیان کا کوئی اخبار منگوایا کریں، اس سے تازگی ہوتی ہے۔ وہاں کی جماعت کے لوگوں سے ملتے رہیں۔ انسان کی زندگی کا واقعہ میں کوئی اعتبار نہیں ہوتا، بہت ہیں جو آخری وقت اپنے نفس کو بے فائدہ ملامت کرتے ہیں، پھر اس وقت واپس لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو‘‘۔

(الفضل 18 مئی 1918ء صفحہ 2 کالم 2,3)

دوسروں میں بھی جوش پیدا ہو

حضرت پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری (ولادت: 1879ء۔ جون 1957ء) خلافت ثانیہ کے آغاز میں ہی بھاگلپور (اتر پردیش۔ انڈیا) سے قادیان آئے اور یہاں قیام کیا۔ کچھ ہی عرصے بعد بھاگلپور میں انہیں کالج میں بطور پروفیسر ملازمت ملی۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اطلاع دیتے ہوئے لکھا:

’’خاکسار کی تو یہی تمنا ہے کہ حضور کے قدموں میں بقیہ زندگی بسر کرے لیکن اس امر کی اطلاع حضور میں کرنی ضروری تھی، حضور کا جو حکم ہو اس کی تعمیل کے لئے ناچیز غلام ہمہ تن آمادہ ہے‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جواباً تحریر فرمایا:

میں نے اس امر کے متعلق بہت غور کیا ہے گو اس وقت یہاں آدمی کی ضرورت ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ کی صحت پر بھی یہاں کی رہائش سے بہت اچھا اثر پڑا ہے لیکن بوجہ اس ملک کے حالات کے میری طبیعت اس طرف راغب ہوتی ہے کہ آپ سردست اسی جگہ کام کریں۔ ہندوستان کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ اخلاص و ہمت کے پنجاب سے بہت پیچھے ہے۔ صرف چند آدمی ہیں کہ جو سلسلہ کے مغز سے واقف اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں خصوصاً میرے بوجھ سے۔ اور مجھ سے تو ان میں

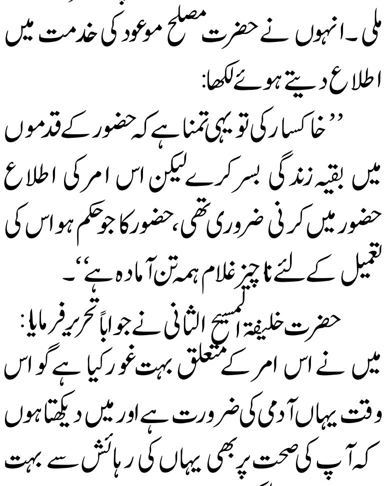

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

سے کوئی بھی واقف نہیں کیونکہ میرے زمانہ میں یہاں آ کر رہنے کا موقعہ ان میں سے کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو یہ موقعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر حاصل ہوا ہے اور ممکن ہے کہ آپ کے کچھ مدت وہاں رہنے سے اگر خدا تعالیٰ یہ کام آپ کے ہاتھ سے لے تو ان لوگوں میں بھی جوش پیدا ہو اور وہاں بھی جماعت میں ترقی ہو، اس خیال سے مجھے یہی پسند ہے کہ آپ سردست واپس تشریف لے جائیں اور اپنے صوبہ کے لوگوں کی ہدایت کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے، اگر پروفیسری میں فائدہ ہو تو ابھی جانے کی ضرورت ہوگی ورنہ رخصت ختم کرنے پر واپس جا سکتے ہیں، دعا کے بعد دونوں میں سے ایک چیز کو اختیار کر لیں۔ اخلاص کبھی ضائع نہیں جاتا، قادیان کی رہائش کا خیال آپ کے دل میں مضبوط رہا تو اللہ تعالیٰ آپ کے اس ارادہ کی تکمیل کے سامان بھی آپ کے اہل وطن کی اصلاح کے بعد کر دے گا"۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(الفضل 21 نومبر 1916ء صفحہ 1,2)

دعوت الی اللہ بغیر قادیان میں رہنے کے نہیں آتی

ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ جن ایام میں حضرت مسیح موعود منارۃ المسیح بنوا رہے تھے، میرا چھوٹا بھائی پیدا ہوا تھا اور اتفاق سے وہ بہت بیمار ہو گیا، اس بیماری میں ہم نے یہ نذر مان لی کہ ہم اس کو منارۃ المسیح کا (منادی) بنائیں گے۔ اب وہ لڑکا تیرہ چودہ برس کا ہو گیا ہے اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ

"منارۃ المسیح دراصل (دین حق کی دعوت) ہی ہے، اس لڑکے کو (دین حق) کی تعلیم دیں جب (دعوت الی اللہ) کرے گا تو منارۃ المسیح کا (منادی) ہو جائے گا مگر (دعوت الی اللہ) بغیر قادیان میں رہنے کے نہیں آتی"۔

(الفضل 16 ستمبر 1915ء صفحہ 2 کالم 2)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی وقتاً فوقتاً اس بنیادی امر کے متعلق ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30 مئی 2008ء میں فرماتے ہیں:

"عروہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا سبزہ زار جو ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ بارش کی کمی بھی اس پر کبھی خشکی نہیں آنے دیتی۔ پس یہ ایسا سبزہ زار ہے جو حضرت مسیح موعود پر ایمان کی وجہ سے جماعت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے جو ہمیشہ سرسبز رہنے کے لیے ہے، جس کو شبنم کی نمی بھی لہلہاتی کھیتیوں میں اور سرسبز باغات کی شکل میں قائم رکھتی ہے۔ پس اس عروۂ وثقیٰ کو پکڑے رہیں گے تو انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں گے"۔

خلافت کا ادب واحترام مقدم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آسٹریلیا میں کلاس واقفات نو میں ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کے بچپن میں کسی بزرگ یا رفیق کے ساتھ کوئی یادگار واقعہ ہو تو وہ بتائیں؟

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

اس پر حضور انور نے فرمایا ہمارے دادا (حضرت مرزا شریف احمد صاحب) جب فوت ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اس وقت میری عمر گیارہ سال تھی۔ تو دو سال پہلے انہوں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملنے جانا تھا۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ تو یہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گھر کے باہر کھڑے رہے اور مجھے اندر بھیجا کہ جا کر بتاؤ کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں اوپر گیا اور چھوٹی آپا (حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ) کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ملنے آرہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ لیٹے ہوئے تھے تو حضور کے Bed کے ایک طرف انہوں نے کرسی رکھ دی۔ پھر میں نیچے آیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو اوپر لے گیا۔ چنانچہ آپ نے اوپر جا کر کرسی ایک طرف کر دی اور نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ اس زمانے میں کارپٹ تو نہیں ہوتے تھے عام دریاں ہوتی تھیں جو فرش پر بچھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے جو باتیں کرنی تھیں کیں۔ میں تو آٹھ، نو سال کا تھا مجھے علم نہیں کہ کیا باتیں ہوئیں۔ بہر حال اس کے بعد بڑے ادب سے اٹھے اور پیچھے ہوتے ہوئے چلے گئے۔ تو وہ ایک سبق میرے ذہن میں ابھی بھی ہے۔ خلافت کا احترام کس طرح کرنا چاہئے۔ خواہ بھائی ہو لیکن خلافت کا ادب واحترام مقدم ہے۔ اس طرح بعض بزرگوں کی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ اس وقت سے، بچپن سے ہی میرے دماغ میں یہ واقعہ یاد ہے اور یہ یاد ہے کہ خلافت کا احترام کرنا ہے۔

(الفضل 2 نومبر 2013ء)

☆..........☆..........☆

فیضان خلافت

یہ مان ہے ہمیں کہ خلافت کے فیض سے
دن رات شفقتوں کی گھٹائیں نصیب ہیں

سو سال سے ہیں نور کی کرنیں رواں جہاں
اس آسمان کی ہم کو فضائیں نصیب ہیں

صد فخر اپنے دل ہیں اسی کے وفا شعار
صد شکر ہم کو اس کی وفائیں نصیب ہیں

جیون کے اس سفر میں ہر اک گام پہ ہمیں
اس عالی مرتبت کی دعائیں نصیب ہیں

اک ایک حرف جس کا ہے عابدؔ حیات بخش
اس خوش نوا کی ہم کو صدائیں نصیب ہیں

مبارک احمد عابدؔ

اسی دنیا میں جنت مل گئی ہے

خلوص دل کی نعمت مل گئی ہے
اسی دنیا میں جنت مل گئی ہے

جو آباء کی محبت سے ہے بڑھ کر
وہی روح محبت مل گئی ہے

کیا دنیا پہ جب دیں کو مقدم
تو دنیا بے مشقت مل گئی ہے

فرشتے اس سے ہوتے ہیں بغلگیر
جسے اس در کی قربت مل گئی ہے

گنوا دی تھی جو نادانی سے تنویرؔ
ہمیں پھر وہ خلافت مل گئی ہے

روشن دین تنویر

جماعت احمدیہ کی تمام ترقیات خلافت کی مرہون منت ہیں

قیام خلافت کی کوششیں اور چیخ وپکار۔ خلافت سے ٹوٹنے والوں کا انجام

عبدالسمیع خان

مذہب کی 7,6 ہزار سالہ تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ جب بھی کوئی مذہبی قوم بگڑتی ہے تو اس کی اصلاح اس قوم کے علماء اور کانفرنسوں اور مجالس کے ذریعہ نہیں ہوتی بلکہ صرف خدا کا مامور ہی ہے جو اس قوم کو دوبارہ پاک کرتا ہے اور پھٹے ہوئے دلوں کو جوڑتا ہے اور خدا سے تعلق قائم کراتا ہے۔ اس کے بغیر اصلاح کی کوئی صورت نہیں۔

یہی ماموریت کبھی نبوت خلافت کہلاتی ہے اور کبھی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل بار بار بگڑتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے بعد پے در پے نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ جب قوم موسیٰ اپنی خرابی میں انتہا کو پہنچنے لگی اور 71 بڑے بڑے فرقوں میں بٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام جیسا اولوالعزم اور خاتم الخلفاء مبعوث فرمایا جس نے ایک بار پھر انہیں زندگی کی نوید سنائی۔ اکثر نے حضرت مسیح کا انکار کر دیا مگر جو ایمان لائے اللہ نے انہیں کافروں پر غالب کر دیا۔

سلسلہ محمدیہ بھی سلسلہ موسویہ کا جانشین ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تو نبی کی وفات کے بعد نبی ہی اس کا جانشین ہوتا تھا مگر مجھ پر نبوت تمام ہوگئی ہے اس لئے میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔

انہی خلفاء میں سے خاتم الخلفاء کو مسیح موعود نبی اللہ اور خلیفۃ اللہ المہدی قرار دیا گیا ہے اور اس تمام نظام کو رسول اللہؐ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا لقب عطا فرمایا ہے اور مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کا پانچواں مظہر ردائے خلافت اوڑھے ہوئے ہے۔

پس آج جماعت احمدیہ کی خلافت کا مرکزی منصب اہل حق کی اصلاح اور جدید زمانہ میں مسیح موعود کی تعبیر کے مطابق دین کو بنیادی اصولوں کے مطابق دلوں میں قائم کرنا ہے۔ وہی راستے ہیں وہی منزلیں ہیں وہی نامہ و پیام ہے۔ وہی مشکلیں اور وہی کٹھن راہیں ہیں اور اگر خلافت احمدیہ خدا کی قائم کردہ ہے تو منطقی طور پر

1۔ یہ دین کو ترقی اور عروج کی اس منزل پر ضرور پہنچائے گی جس کا خدا نے قرآن و حدیث میں وعدہ کیا ہے۔

2۔ یہ کام خلافت احمدیہ کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا۔ دنیا جہاں کے مسلمان اور امراء اور علماء جو مرضی کرلیں وہ خلافت احمدیہ کے بالمقابل کلیۃً ناکام اور نامراد رہیں گے بلکہ خلافت حقہ کی مخالفت کا وبال الگ پڑے گا۔

یہاں اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ بھی خلافت کے بغیر ایک جسد بے روح ہے۔ دل کی پاکیزگی ہمیشہ ایک روحانی معلم کی مرہون منت ہوتی ہے جو روح القدس سے تائید یافتہ ہو۔ اس لئے ہر الٰہی پیغام کے ساتھ اس کا زندہ نمونہ بھی خدا نے قائم فرمایا۔ قرآن کریم کامل کتاب ہے مگر قرآن ناطق کے بغیر اس کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ رسول ہی ہے جو پہلے یہ آیات تلاوت کرتا ہے پھر دلوں کو پاک کرتا ہے پھر کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس قرآنی ترتیب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تزکیہ نفس کے بغیر کتاب و حکمت کا سمجھنا بھی ممکن نہیں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود نے جب رسالہ الوصیت لکھا تو قدرت ثانیہ کی بشارت دی اور فرمایا کہ وہ روح القدس سے طاقت پا کر کھڑا ہوگا اور کئی مقامات پر فرمایا کہ خلیفہ نبی کا ظل اور جانشین ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ نبوت کی برکتیں جاری و ساری رہتی ہیں۔ گویا نبی کا زمانہ ہی ممتد ہو جاتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ آج جو کچھ ہے وہ مسیح موعود کی خلافت کے طفیل ہے کیونکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اسی کی راہنمائی میں آگے بڑھتا ہے۔ وہ خدا کی بانسری اور اس کا ساز ہوتا ہے۔ وہ خدا سے قوت پا کر جماعت میں درجہ بدرجہ روحانیت تقسیم کرتا ہے اور سب قوم من حیث القوم ترقیات کی منازل طے کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی خلافت کو 109 سال ہو چکے ہیں اور اگر زمانہ مسیح موعود کو ماموریت کے الہام 1882ء سے شمار کرلیا جائے (کیونکہ وہ بھی ایک عالی شان خلیفہ ہے) تو 174 سال بنتے ہیں۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی خلافت حقہ کی تائید میں کئی طرح کے دلائل قائم فرمائے ہیں۔

1۔ بہت سے افراد اور اداروں نے خلافت قائم کرنے کی کوشش کی تاکہ دین کا احیا کیا جائے لیکن وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے کیونکہ خلافت خدا بناتا ہے۔ انسان نہیں۔

2۔ ایک نام نہاد خلافت مسلمانوں میں چلی آرہی تھی جو شاید لغوی لحاظ سے تو ٹھیک ہو کہ پہلوں کی جانشین تھی مگر وہ آباد گھر کے کھنڈرات کی مثال تھی اس کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کی گئی مگر یہ کوششیں بھی رائیگاں گئیں اور اہل ترکی کے ہاتھوں ہی اس کی صف لپیٹ دی گئی۔

3۔ جماعت احمدیہ کی خلافت سے کچھ لوگوں نے روگردانی کی۔ ان کو خدا نے یہ سبق سکھایا کہ تمہاری کوئی بزرگی، کوئی تجربہ، کوئی علم خلافت کے مقابل دھیلے کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ ان لوگوں کو خدا نے عبرت کا نشان بنا کر خلافت احمدیہ کی سچی شان ظاہر کی ہے۔

آیئے تینوں گروہوں پر الگ الگ نظر ڈالتے ہیں۔

خلافت کے امیدوار اوران کا انجام

مہدی سوڈانی کی تحریک

جدید دور میں احیائے خلافت کی پہلی باقاعدہ کوشش سوڈان کے ایک نوجوان محمد احمد نے کی۔ جسے مہدی سوڈانی بھی کہا جاتا ہے۔

اس نوجوان نے 33 برس کی عمر میں 1881ء میں 'مہدی' ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنے پیروکاروں کو انصار مدینہ کے لازوال اور بے مثال ایثار کی یاد میں ''انصار'' کا نام دیا۔ مہدی کی اس تحریک کے دو بنیادی مقاصد تھے:

1۔ سوڈان سے جو اس وقت ترکوں اور مصریوں کی مشترکہ عملداری میں تھا، اس اقتدار کا خاتمہ۔

2۔ اسلام میں راہ پا جانے والی بدعات و رسومات سے نجات۔

ترک اور مصری دونوں مسلمان تھے اس لحاظ سے ان کا جہاد مسلمانوں ہی کے خلاف تھا۔ محمد احمد کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے ان کی فوج کا خرطوم پر قبضہ ہو گیا اور مصری فوج کا انگریزی کمانڈر اس مقابلے میں مارا گیا۔ اس فتح کو ایک معجزہ قرار دیا گیا۔ لیکن محمد احمد اس کامیابی کے جلد بعد اپنے دعویٰ کے پانچویں سال ہی وفات پا گئے۔ انہوں نے اپنی تحریک کے لئے جو سرخ رنگ کا پرچم استعمال کیا تھا اس پر کلمہ طیبہ کے علاوہ 'مہدی خلیفہ رسول اللہ' بھی درج تھا۔ 1885ء میں یہ جھنڈا انگریزی فوج کے ایک دستے کے ہاتھ لگا۔

عبداللہ ان کے خلیفہ ہوئے لیکن 1898ء میں لارڈ کچنر (Lord Kitchener) کی فوج سے لڑتے ہوئے وہ اور ان کے تمام اہم رفقاء مارے گئے اور اس طرح اس مہدی کی سلطنت اور خلافت دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔

ان کا آزادی سوڈان کا خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ سوڈان 1956ء تک مصر اور برطانیہ کی مشترکہ حکومت کے زیر نگین رہا۔

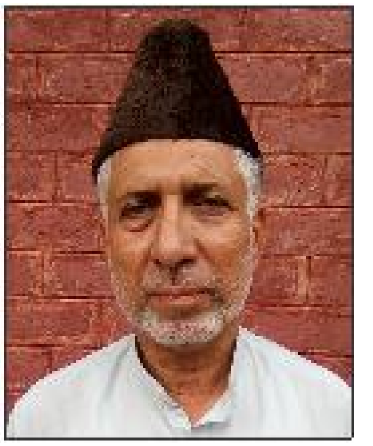

عبدالسمیع خان

شریف مکہ کی خلافت کے لئے کوشش

حجاز، عراق، شام و فلسطین کے علاقے لمبے عرصہ سے سلطنت عثمانیہ میں شامل تھے۔ شریف مکہ کو خلافت عثمانیہ کے خلاف بغاوت پر ابھارنے میں لارڈ کچنر (1914ء میں مصر میں برطانوی ہائی کمشنر) نے اہم کردار ادا کیا۔ حسین (شریف مکّہ) کو لارڈ کچنر نے یقین دلایا کہ ترکوں کے خلاف کامیاب بغاوت کے بعد حسین کو نہ صرف یہ کہ حجاز اور دوسرے عرب علاقوں کا بادشاہ بنایا جائے گا بلکہ انہیں خلافت اسلامیہ کا منصب بھی سونپا جائے گا۔ لارڈ کچنر نے اپنے ایک خط میں شریف مکہ کو باور کرایا:۔

''یہ ممکن ہے کہ ایک نجیب الطرفین عرب کو مکہ یا مدینہ کے تخت خلافت پر متمکن کیا جائے اور اس وقت جو خرابی مسلّط ہے، اس کی جگہ ایک خوشگوار تبدیلی ہویدا ہو''۔

Foreign Papers 371/1978-87396)

بحوالہ کتاب Mecca مصنفہ F.E.Peters ناشر پرنسٹن یونیورسٹی پریس۔ ایڈیشن 1994 صفحہ 381)

قصّہ مختصر وزارت خارجہ برطانیہ کے سیاسی داؤپیچ کے نتیجے میں شریف مکّہ نے ترکوں کو حجاز اور شام وغیرہ سے نکال کر آزادی حاصل کر لی۔

جب ترکی پارلیمنٹ نے 3 مارچ 1924ء کو خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کرکے ''خلیفۃ المسلمین'' کو مالٹا جلاوطن کرنے کا حکم جاری کر دیا تو اس خلا کو پر کرنے کے لئے شریف مکّہ کی خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔ حجاز، اردن، فلسطین اور عراق (وہ ممالک جہاں شریف مکہ کے افراد خاندان کی حکومت تھی) نے نئے خلیفہ کو اپنی اطاعت کا یقین دلایا۔ برطرف عثمانی خلیفہ، جناب وحیدالدین محمد نے بھی شریف مکہ کو خلیفہ تسلیم کرلیا۔ حسین شریف مکہ نے 11 مارچ 1924ء کو اہل اسلام کو بڑے درد دل سے یہ نصیحت کی۔

''تین دن سے زیادہ خلیفہ کی موجودگی کے بغیر رہنا امت مسلمہ کے مفاد میں نہیں''۔

(بحوالہ کتاب Mecca مصنفہ F. E. Peters صفحہ 380)

چند ماہ بعد ابن سعود کی افواج نے حجاز پر قبضہ کر لیا اور شریف مکہ 14 اکتوبر 1924ء کو اپنے بیٹے علی کے حق میں دستبردار ہو کر حجاز سے فرار ہو گئے۔ جلد بعد علی بھی روانہ ہو گئے۔ حسین کی اس نصیحت کو 93

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے تکلف زندگی کے نظارے

حضورانور Meiji میموریل کا دورہ کرتے ہوئے

نیوزی لینڈ کے ایک پہلوان کے فن کا مظاہرہ

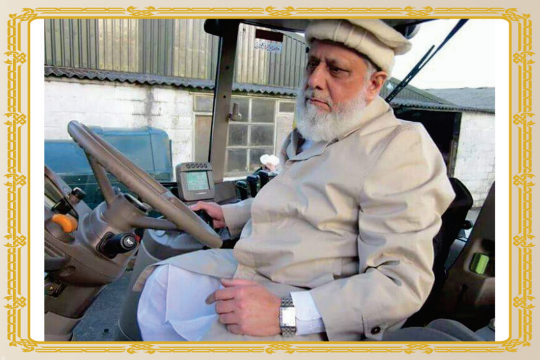

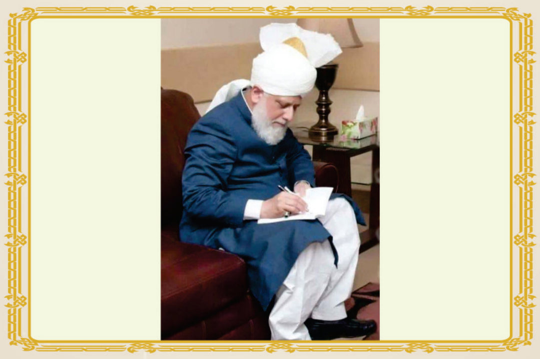

معائنہ انتظامات کے وقت کھانا چکھتے ہوئے

مہرباں، مشفق، مجسم پیار کا پیکر حسیں　　بھول جائیں ان کی شفقت یہ تو ممکن ہی نہیں
دور مشکل بھی بہت آئے مگر سمجھا دیا　　پھول زخموں میں کھلانے کا ہنر سکھلا دیا

سال بیت گئے ہیں۔ مگر ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکا۔

تحریک خلافت

خلافت عثمانیہ کے خطرات سے دوچار ہونے کے بعد ہندوستان میں 1919ء میں علی برادران نے اس تحریک کا اعلان کیا۔ اس وقت مندرجہ ذیل دو مقاصد ان کے پیش نظر تھے:

1۔ برطانوی حکومت پر دباؤ ڈالا جائے تا عثمانی خلافت کے تحفظ کے بارے میں مسلمان رعایا کے جذبات کو پیش نظر رکھا جا سکے۔

2۔ ترکوں کی مالی اعانت کے لئے چندہ بھجوانے کی کوشش کی جائے۔

مشہور ہندو لیڈر گاندھی جی نے بھی تحریک خلافت کی بڑے زور وشور سے تائید کی۔

گاندھی جی نے تحریک خلافت کی تائید وحمایت کر کے اپنی تحریک کے لئے مسلمانوں کے دل جیت لئے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی شائع کردہ کتاب INDIA لڈیشن 1991 صفحہ 64,63)

تحریک خلافت بڑے زور وشور سے 1924ء تک جاری رہی۔ مارچ 1924ء میں جب ترکی کی پارلیمنٹ نے خلافت کا خاتمہ کر کے خلیفہ کو جلاوطن کر دیا تو ہندوستان میں تحریک خلافت کی کمر ٹوٹ گئی۔

بچہ سقہ کا عروج وزوال

بچہ سقہ نے جنوری 1929ء میں کابل پر قبضہ کر کے 'امیر المومنین امیر حبیب اللہ خان ثانی' کے نام سے اپنی خلافت اور حکومت کا اعلان کر دیا۔ دیہی علاقوں کے سادہ لوح بکثرت اس کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔

سابقہ حکمرانوں نے افغانستان کی پسماندگی کو دور کرنے اور سماجی حالت کو بہتر بنانے کے لئے جو اصلاحات کی تھیں، بچہ سقہ نے ان سب کو کالعدم کر دیا۔ اس نے علماء کو سر پر بٹھایا اور علماء نے اسے بانس پر چڑھا لیا۔ آخر کار نادر خان نامی ایک جرنیل نے بچہ سقہ کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اکتوبر 1929ء میں بچہ سقہ اور اس کے 16 قریبی معتمدین کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کی خلافت کی مدت صرف 9 ماہ بنتی ہے۔

حسین مصر کی اہلیت

مصر فرعونوں کی زمین کے طور پر مشہور ہے۔ اس خطّہ ارض کو بعض جلیل القدر انبیاء سے بھی نسبت ہے۔ حضرت ابراہیم وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت یوسفؑ اور ان کے اقتدار کے دور میں حضرت یعقوبؑ وہاں جا کر آباد ہو گئے۔ حضرت موسیٰؑ وہارونؑ نے فرعون کو تبلیغ کی اور محکوم ومظلوم بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے آزادی عطا فرمائی۔

مصر کے خاندان محمد علی کے آٹھویں بادشاہ حسین کامل کے دل میں 1917ء میں یہ خیال آیا کہ وہ حسین شریف مکہ کے مقابلہ میں منصب خلافت کا زیادہ اہل ہے۔ مگر حکومت برطانیہ کی طرف سے اسے یہ خیال دل سے نکال دینے کا مشورہ دیا گیا۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں Mecca مصنفہ F.E.Peters صفحہ 381)

اس واقعہ کے تقریباً چالیس سال بعد بعض سیاسی مدبّروں، دانشوروں اور صحافیوں کو یہ خیال آیا کہ فاروق شاہ مصر کے ہاتھ پر عالم اسلام کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ چند سال بعد جنرل نجیب کی قیادت میں جمال عبدالناصر اور انورالسادات وغیرہ انقلابی لیڈروں نے فوجی انقلاب کے ذریعے انہیں اقتدار سے محروم کر دیا اور بعد میں مصر سے ملوکیت کا خاتمہ کر دیا اور اس طرح ''آسمانی بادشاہت'' کے آغاز کی نوبت نہ آسکی۔

شاہ فیصل کی خلافت

فروری 1972ء میں لاہور میں منعقد ہونے والی مسلمان ریاستوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں یوگنڈا کے ڈکٹیٹر عیدی امین نے اس موقع پر تجویز پیش کی کہ شاہ فیصل کو عالم اسلام کا خلیفہ مقرر کیا جائے۔ خاندان سعود کے خوشہ چینوں اور بہی خواہوں نے اس تجویز کو بڑی محنت سے تیار کیا تھا مگر اس وقت مسلم ممالک بہت سے داخلی اختلافات میں الجھے ہوئے تھے اس لئے اس وقت دوررس اثرات کی حامل تجویز پر اتفاق رائے نہ ہو سکا۔

تقریباً 3 سال بعد 25/مارچ 1975ء کو ان کے بھتیجے نے (جوان کا ہم نام تھا) انہیں عین اس وقت فائرنگ کر کے قتل کر دیا جب وہ کویتی وفد سے ملاقات کرنے والے تھے۔

بھٹو صاحب کو جنرل ضیاءالحق کا فوجی انقلاب لے ڈوبا۔ ایک مقدمہ میں ماخوذ کر کے انہیں سزائے موت دی گئی۔ عیدی امین نے ایک کُو (Coup) کے بعد ملک سے فرار ہو کر سعودی عرب میں پناہ لی۔ اب وہ بھی منوں مٹی کے نیچے وہاں خوابیدہ ہیں۔ غرض خلافت کے امیدوار اور اس کے مجوز ومؤید سب کا خاتمہ ہو گیا۔

جعفر نمیری ''امام سوڈان''

مہدیٔ سوڈان کی وفات کے تقریباً 84 سال بعد سوڈانی فوج کے ایک افسر جعفر نمیری، 1969ء میں ایک فوجی انقلاب کے بعد ملک کے سیاہ وسپید کے مالک بن بیٹھے۔

نمیری نے کمیونسٹوں کو بڑی سختی سے کچل دیا اور بدلے ہوئے حالات میں انہوں نے مذہبی پارٹیوں اور بنیاد پرستوں کو شیشے میں اتارا اور ملک میں قانون شریعت نافذ کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد جنوبی سوڈان میں نمیری کی بالادستی کے خلاف بغاوت کا علم بلند ہوا۔ احتجاج کے سیلاب نے ملک کے دوسرے حصوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جنرل سوار الذہب نے فوجی انقلاب کے ذریعے نمیری کو ایوان اقتدار سے رخصت کر کے مصر جلاوطن کر دیا۔ طویل جلاوطنی کے بعد کچھ عرصہ قبل نمیری صاحب کو سوڈان واپس آنے کی اجازت دی گئی تا عمر کے آخری ایام خاموشی سے گزار سکیں۔ مگر ''امامت'' اور ''خلافت'' کے حسین خواب چکنا چور ہو گئے۔

ایک ''مردحق'' کا ظہور وورود

جنرل ضیاءالحق نے 1977ء میں فوجی انقلاب کے ذریعہ پاکستان میں اقتدار پر قابض ہونے کے بعد اسلام کے نام پر اصلاحات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ زکوٰۃ اور عشر کی جبری وصولی اور دفاتر میں باجماعت نماز کا اہتمام وغیرہ اس قسم کے اقدامات کی وجہ سے بعض لوگ انہیں ''امیر المومنین'' پکارنے اور لکھنے لگے۔ یہ طرز تخاطب انہیں بہت اچھا لگا اور دھیرے دھیرے سمجھنے لگے کہ وہ اس منصب کے مستحق ہیں۔ جماعت احمدیہ سے انہیں خدا واسطے کا بیر تھا۔ اس تعصب اور نفرت کی وجہ سے انہوں نے احمدیت کو 'سرطان' قرار دیا اور برطانیہ میں سفیر پاکستان نے ان کا یہ پیغام ایک کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ 26/اپریل 1984ء کو انہوں نے 'امتناع قادیانیت' کا بدنام زمانہ آرڈیننس جاری کیا (آرڈیننس 20) جنرل ضیاء 11 سال تک اقتدار میں رہے۔

17/اگست 1988ء کو ایک فضائی حادثے میں اپنے جرنیلوں اور غیر مسلم مصاحبوں کی معیت میں بہاولپور کے قریب جان کی بازی ہار گئے اور مصنوعی بتیسی کے سوا باقی سارا جسم جل کر راکھ ہو گیا۔

ملا عمر کی خلافت

ملا عمر افغانستان کے طالبان تحریک کے مشہور راہنما تھے۔ 1996ء تا 2001ء افغانستان کے حکمران رہے۔ دیوبند مکتبہ فکر کے کٹر تشدد پسند لیڈر تھے۔ ملا عمر نے 1996ء میں کابل پر قبضہ کر لیا اور افغانستان کو اسلامی مملکت قرار دے کر امیر المومنین کے خطاب سے نوازا گیا۔ اسامہ بن لادن سے بھی ان کی دوستی تھی۔

29 جولائی 2015ء کو عالمی میڈیا میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ملا عمر کا کراچی میں انتقال ہو گیا ہے۔ اسامہ بن لادن کی لاش کو بھی سمندر میں بہا دیا گیا۔

دو گروہوں کا موازنہ

خلافت کی بے پناہ برکات کا ایک مشاہدہ اس موازنہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہونے والے جماعت احمدیہ کے دو گروپس کہاں کھڑے ہیں۔ اوائل 1914ء میں خلافت اولیٰ کے اختتام پر سب اکٹھے تھے مگر 14 مارچ 1914ء کو خلافت ثانیہ کی بیعت نہ کر کے ایک حصہ الگ ہو گیا اور اس نے صدر انجمن احمدیہ کو ہی مطاع قرار دیا۔

یہ دونوں گروپ آج بھی موجود ہیں مگر ان کی کیفیات میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

جماعت احمدیہ جو بیعت خلافت پر متفق ہے پانچویں خلافت کے دور سے گزر رہی ہے۔ ان کے تازہ اعداد وشمار کے مطابق یہ گروپ دنیا کے 209 ملکوں میں ہے۔ قرآن کریم کے 74 زبانوں میں تراجم کر چکا ہے۔ دنیا جہاں میں ہزاروں بیوت الذکر بنا چکا ہے۔

تعلیمی اداروں اور طبی ماہرین کا ایک جال ہے۔

واقفین زندگی کی ایک فوج ہے جو سراپا عزم اور خدمت دین پر مستعد ہے۔

ساری دنیا میں ان کے اخبارات و رسائل بیسیوں ملکوں اور متعدد زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔

ان کے جلسوں، اجتماعات، تربیتی کلاسز کا ایک مربوط نظام ہے۔

ان کی مالیات اور اس پر اعتماد دنیا میں بے مثل ہے۔

ان کا نظام قضا بھی ہے اور افتاء بھی اور مجلس شوریٰ بھی۔

مبائعین خلافت کے پاس ایم ٹی اے کا عالمی نظام موجود ہے۔ اس کے تمام ممالک میں سینکڑوں رضا کار ہیں۔ خلیفہ وقت کا خطبہ اور جلسوں کی تقاریر Live نشر ہوتی ہیں یہ چینل 24 گھنٹے دین حق اور احمدیت کی تعلیمات کے لئے وقف ہے۔

ایم ٹی اے نے عالمی وحدت کو نئے پیرہن دیئے ہیں۔ خطبہ جمعہ، اجتماعی دعائیں، اجتماعی نعرے، دوطرفہ سیٹلائٹ رابطے عالمی عیدیں، عالمی درس قرآن، عالمی احمدیہ خبروں کی تفصیلات۔

الغرض خلافت کے طفیل احمدیت میں زمان و مکان کے فاصلے مٹ چکے ہیں۔ رنگ ونسل زبانیں، ذات برادری اور ہر ایک ملک کی ثقافت اس آئینے میں منعکس ہو رہی ہیں۔ ایک محبت واخوت کا دریا ہے جس میں چھوٹے بڑے دور ونزدیک کے سارے احمدی تیر رہے ہیں اور ایک دوسرے کا سہارا بن رہے ہیں۔

خلافت احمدیہ کے تابع ایک عظیم تنظیمی ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ ضلعی اور مقامی قیادتیں اور پھر ہر احمدی براہ راست مرکز سے منسلک ہے۔

ان کی تربیت کے انداز بھی منفرد اور قابل رشک ہیں۔ اوپر سے نیچے تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک منہ زور سیلاب ہے جو ابل ابل کر دلوں کو پاک کرتا ہے۔

ان کے بچے نوجوان، بوڑھے، بچیاں اور عورتیں مختلف تنظیموں میں پروئی ہوئی ہیں۔ ان کے انجینئرز، ڈاکٹرز، اساتذہ اور وکلاء ماہرین کمپیوٹر مزید ذیلی اداروں میں تقسیم ہونے کے باوجود وحدت کا نشان ہیں۔

خلافت کے ساتھ مبائعین کے نیک انجام کی گواہی دینے والا بہشتی مقبرہ بھی ہے۔ جس کے لئے ساری دنیا کے احمدی اپنے پاک اموال تج دیتے ہیں۔

کثرت میں وحدت کے نظارے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہیں اور سب نظارے کسی انتظامی حکم سے نہیں بلکہ دلوں میں موجود خلافت کی محبت سے پرورش پاتے ہیں جو آسمان سے ان کے لئے تازہ

بتازہ نشان اتارتی ہے۔ جو دلوں کو سکینت سے بھر دیتی اور دماغوں کو مطمئن کرتی، روح کو معطر کرتی ہے۔ خلافت کی ان برکات کا فلسفہ کیا ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں۔

خدا کا اپنا انتخاب ہے۔

اللہ کی طرف سے خلیفہ وقت کی مسلسل راہنمائی اور دعاؤں کی قبولیت

خلیفہ اور جماعت کی بے پناہ باہمی محبت گویا ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

خلیفہ وقت کی اطاعت اور ناقابل بیان اخلاص

کوئی حزب اقتدار اور حزب مخالف نہیں۔ سب جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔

ایک ہی شخص انتظام، قضا اور افتاء کا سربراہ ہے۔

خلیفہ وقت کا تاحیات اپنے منصب پر متمکن رہنا

نظام مشاورت جو ہر وقت اور سطح پر جاری ہے۔

خلیفہ وقت کی راہنمائی میں تمام جماعت کی سوچوں کا ارتکاز ایک ہی سمت میں ہوتا ہے اور تمام توانائی اس کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں پھر ہو استوار

خلافت راشدہ اور پھر اس کے بعد ملوکیت قائم رہی۔ یہ بادشاہ اپنے آپ کو خلیفہ کہلواتے تھے مگر دراصل حدیث نبوی کے مطابق ملکاً عاضاً اور ملکاً جبریاً کے مصداق تھے لیکن اس کے باوجود ایک طویل عرصہ تک یہ اسلامی وحدت کے قیام کا ذریعہ بنے رہے۔ مختلف خطوں امصار اور ادوار میں ایک سے زیادہ خلافتیں بھی رہیں اور عالم اسلام بڑی حد تک ان کے گرد ظاہری لحاظ سے مجتمع رہا اس لئے ظاہری طور پر عالم اسلام کو بڑی کامیابیاں نصیب ہوتی رہیں۔ روحانیت کم ہوتی گئی دولت اور اس کے سارے نقصان دہ اجزا ساتھ آتے گئے۔ آہستہ آہستہ مرکزیت ٹوٹتی رہی اور عالم اسلام تنزل کی گہرائیوں میں گرتا رہا۔

اسلامی دانشوروں کے خلافت کے حق میں اعترافات

خلافت کے ذریعہ وحدت اور مرکزیت کا نظارہ جب اسلامی دانشور کرتے ہیں تو اسی وحدت کو آج بھی عالم اسلام کے تمام مسائل کا حل قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کسی طرح خلافت قائم کرو تاکہ وحدت جنم لے اور امت کی توانائیاں درست سمت میں اکٹھی ہوں اور مغربی قوموں کو شکست دے کر دوبارہ عروج کا زمانہ آئے۔ یہاں کچھ ایسے ہی اعترافات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ اور یہ دشمن کی نظر سے خلافت احمدیہ کو بھی خراج تحسین ہے کہ جو خلافت وہ قائم کرنا چاہتے ہیں وہ خدا نے قائم کر رکھی ہے اور جو برکات وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ دنیا میں چمکار دکھا رہی ہیں۔

پس ان کا بیانیہ تو صحیح ہے۔ مگر ان کی نظریں کوتاہ بین ہیں اور خلافت حقہ کو پہچان نہیں رہیں۔ آیئے ان کے خیالات پڑھیں۔

ابوالکلام آزاد

روز خانہ جنگی ہوتی ہے سب کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ الجماعۃ۔ السمع والطاعۃ پر عمل نہیں ہو رہا۔ کوئی جماعت امن و نظم وضبط پا نہیں سکتی۔ جب تک اس کا کوئی امیر نہ ہو اور جب تک امیر کی اطاعت نہ کی جائے۔ گھر اور خاندان بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے تم گھر کے بڑے ہو یعنی امیر ہو۔ پس گھر کی عافیت و کامیابی اس پر موقوف ہے کہ سب تمہاری سنیں اور تمہارے کہنے پر چلیں"۔

(مسئلہ خلافت صفحہ 51-50 ناشر مکتبہ جمال لاہور)

ڈاکٹر اسرار احمد

جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اپنے مضمون "جمہوریت نہیں خلافت" میں لکھتے ہیں۔

"بہرحال اب ہمیں لفظ خلافت کو اپنانا چاہیئے اور اسے استعمال کرنا چاہیئے جو ہماری تاریخ میں اور ہمارے اسلاف میں موجود رہا ہے۔ امریکہ اور انگلستان میں چند سالوں سے میری ملاقات عالم عرب کے نوجوانوں کی ایک تحریک "حزب التحریر" کے رہنماؤں سے ہوتی رہی ہے اس تحریک نے بھی اسی لفظ خلافت کو اپنایا ہے اور انہوں نے اپنی جد وجہد کا منتہائے مقصود دنیا میں احیائے خلافت کو قرار دیا ہے۔ پچھلے دنوں کچھ اور حضرات سے ملاقات ہوئی تو ان سے گفتگو کے بعد یہ انشراح صدر ہوا کہ اب ہمیں جمہوریت کی اصطلاح ترک کر کے اصل قرآنی اور دینی اصطلاح خلافت ہی اختیار کرنی چاہیئے"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 24/ اکتوبر 1991ء)

چوہدری رحمت علی

"ہم ایک دفعہ پھر عرض کر دیں کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں کے مصداق ہمارے جملہ مسائل ومشکلات کا حل بحالی خلافت میں ہے۔ یہ کام آج کر گزریں کل والی دنیا انشاء اللہ جنت نشان ہوگی۔ اسی میں ہمارے رب کی خوشنودی ہے۔ اسی میں رسول اللہ ﷺ کے مشن کی تکمیل ہے اور اسی میں ہماری بلکہ پوری انسانیت کی فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے...... فاذا عزمت فتوکل علی اللہ)"۔

(خلافت ہمارے جملہ مسائل کا حل صفحہ 128)

سید عتیق الرحمٰن گیلانی

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کے اندر غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ جس کے بعد یہ امت دنیا کی امامت کا فریضہ بخیر وخوبی انجام دے سکے گی۔ ایران وافغانستان میں مذہبی قوتوں کو اقتدار ملا تھا۔ لیکن غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کے بجائے امت کو مزید تفریق وانتشار کی طرف دھکیل دیا گیا۔

......مرکزیت کے بغیر ایران کی شیعہ اسلامی حکومت اور افغانستان کی سنی اسلامی حکومت کا کردار کسی کے لئے قابل رشک نہیں بن سکا"۔

(ضرب حق کراچی جنوری 2005ء)

زاہد الراشدی

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے علاوہ خلافت کے قیام کی فرضیت اس وجہ سے بھی ہے کہ قرآن کریم کے بہت سے احکام مثلاً جہاد "اقامت حدود" امن عامہ کا قیام اور دیگر احکام کا نفاذ خلافت وحکومت کے قیام پر موقوف ہے اس لئے اس اصول کے تحت کہ جس چیز پر کسی فرض کی ادائیگی کا دارومدار ہو، وہ خود بھی شرعی طور پر فرض کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے خلافت کا قیام مسلمانوں کے ذمہ فرض ہے اور اس کی حیثیت فرض کفایہ کی ہے، اگر دنیا کے کسی خطے میں چند مسلمانوں کی کوشش سے خلافت قائم ہو جائے تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی وقت خلافت کا وجود باقی نہ رہے اور قرآن وسنت کے اجتماعی احکام کے نفاذ کے لئے اسلامی حکومت کی اتھارٹی معدوم ہو جائے تو پوری کی پوری امت گناہ گار قرار پاتی ہے اور فرض کی تارک شمار ہوتی ہے"۔

(مقدمہ۔ نظام خلافت راشدہ صفحہ 35)

محمد امجد محسود

میں نوجوانوں کو یہ فکر دینا چاہتا ہوں کہ آئیں سب مل کر خلافت کا قیام عمل میں لائیں تاکہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے شکنجے سے نکال سکیں آج مسلمانوں کی نجات کا واحد ذریعہ خلافت ہے ہمیں ایک امیر کی اطاعت کرنی ہوگی تب جا کر ہم اپنے دشمن کا مقابلہ کر سکیں گے تمام مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہوگا۔ ایک خدا' ایک قرآن' ایک رسول کے ماننے والوں کو ایک ہی جھنڈے کے نیچے اکٹھا ہونا ہوگا۔

(ضرب مومن کراچی 19 جنوری 2007ء)

سرراہے کے کالم نگار

کالم نگار روزنامہ نوائے وقت "سرراہے" کے تحت لکھتے ہیں۔

"اس وقت عالم اسلام کا کوئی لیڈر نہیں ہے اور مسلمان ممالک کے اکثر حکمران امریکہ کے پٹھو بنے ہوئے ہیں۔ اس صورت حال میں اللہ ہی سے دعا کی جا سکتی ہے کہ وہ عالم اسلام کو مخلص قیادت عطا فرمائے جو صرف مسلمانوں کے مفاد کو سامنے رکھے اپنے ذاتی مفاد کا خیال نہ کرے۔ جس طرح مسلمان بارش نہ ہونے پر نماز استسقاء ادا کرتے ہیں اسی طرح **تمام دنیا کے مسلمانوں کو کسی ایک روز "نماز قیادت" ادا کرنی چاہیئے اور اللہ سے رو رو کر دعا کرنی چاہیئے کہ وہ انہیں مخلص لیڈر شپ عطا فرمائے۔ آمین"**

(روزنامہ نوائے وقت 16 دسمبر 2003ء)

قاضی محمد زاہد الحسینی

قادیانیت کے سربراہ کو ہم نے یہاں سے بعافیت نکال کر آج کی دنیا کے عظیم مرکز میں پہنچا دیا ہے وہ وہاں بیٹھ کر دنیا بھر کے قادیانیوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔ مگر ہمارا کیا حال ہے۔ ہم کنتم خیر امۃ کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر ہمارا کوئی مرکز نہیں جس کے ساتھ دو آدمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے کیا یہ صورت حال خطرناک نہیں۔ پہلے وحدت مرکز پیدا کی جائے اس کے بعد انفرادی کاموں کے بجائے ایک عالمی امیر ہو' جس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے صرف دو ہوں تب بھی ایک امام اور ایک مقتدی بن جائے' اس ایک ارب افراد کا کوئی امیر نہیں جس کی اشد ضرورت ہے"۔

(ماہنامہ اکوڑہ خٹک اگست 1994ء صفحہ 44-43)

سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند
مرتے ہیں بن آب وہ اور در پہ نہر خوشگوار

منیر حسین نجمی

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے جناب منیر حسین نجمی لکھتے ہیں:۔

ہمارا اولین فریضہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو عملاً نافذ کرنا ہے۔ پس اسلامی ریاست کے قیام، حفظ ناموس الٰہی، خدا کی حاکمیت اعلیٰ، اقامت دین، نصب امامت، احیائے خلافت راشدہ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہوگا تاکہ اولاً پاکستان میں اور ثانیاً پوری دنیا میں غلبہ اسلام کی راہ ہموار کی جا سکے۔......

(ندائے خلافت لاہور 6 تا 12 مئی 1999ء)

عبدالماجد دریابادی

"اتنے تفرق اور تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے۔ مصر کدھر اور حجاز کدھر، یمن کی منزل کون سی ہے اور لبنان کی کون سی ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی ......ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔"

(صدق جدید یکم مارچ 1974ء)

سید ابوالحسن ندوی

مولانا سید ابوالحسن ندوی نے زیر عنوان "پندرھویں صدی میں عالم اسلام کے دس نکاتی پروگرام" کے لکھا۔

"اسی کے ساتھ عالم اسلام میں ایک ایسی مرکزی قیادت کے عالم وجود میں آنے کی فکر وسعی جو "شورائیت" کے اسلامی اصول اور تعاونوا علی البر والتقویٰ کی بنیاد پر قائم ہو اور اپنی اس کوتاہی

اور محرومی پر کم سے کم تاسف وندامت کہ اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے تھے اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں"۔

(اخبار تعمیر حیات لکھنؤ انڈیا 25/اگست 1988ء)

ماہنامہ جدوجہد لاہور

اہل سنت والجماعۃ کا پاسبان رسالہ "جدوجہد" لاہور لکھتا ہے۔

"سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی کی بناء پر کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور امت مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو، چگو، اپنا پیٹ پالو۔

صرف خلافت ہی ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔" (ماہنامہ جدوجہد لاہور 1960ء)

تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر "تنظیم" اہل حدیث لاہور لکھتے ہیں۔

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں بھی ایک دفعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک کے اقتدار کے لئے زمین ہموار کی۔ کیا اسلام کے غلبہ اور قرآن حکیم کے اقتدار کے لئے بھی کچھ کیا؟"

(ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث 12/ستمبر 1969ء)

علامہ اقبال

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

م۔ش

مشہور صحافی م۔ش تحریر کرتے ہیں کہ

"پاکستان کے مقاصد کی تکمیل پارلیمانی یا صدارتی نظام ہائے حکومت رائج کرنے سے نہیں بلکہ خلافت کے قیام سے ہی کی جاسکتی ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 21/مارچ 1967ء)

غلام احمد پرویز

اہل قرآن کے لیڈر غلام احمد صاحب پرویز لکھتے ہیں۔

"ہمارے لئے کرنے کا کام یہ ہے کہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج رسالت کا سلسلہ قائم کیا جائے جو امّت کو احکام وقوانین خداوندی کے مطابق چلائے"۔

(ماہنامہ طلوع اسلام مارچ 1977ء صفحہ 6)

فضل محمد یوسف زئی

جناب فضل محمد یوسف زئی استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں۔

"مسلمان ترس رہے ہیں کہ کاش ہماری ایک خلافت ہوتی، ہمارا ایک خلیفہ ہوتا، کاش ہماری ایک بادشاہت ہوتی، کاش ہمارا ایک بادشاہ ہوتا، جس کی بات پوری دنیا کے مسلمانوں کی بات ہوتی، جس میں وزن ہوتا، جس میں عظمت ہوتی، جس میں شجاعت ہوتی، جس کی وجہ سے اقوام متحدہ میں ان کی حیثیت ہوتی، عالمی برادری میں ان کی قیمت ہوتی، ویٹو پاور میں ان کا مقام ہوتا، سلامتی کونسل میں اس کا نام ہوتا"۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک مارچ 2000ء صفحہ 58)

علامہ طنطاوی

مسلمانوں کے مشہور عالم اور محدث علامہ شیخ الطنطاوی الجوھری آیت استخلافت کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

اس آیت کا ہم نے اس کتاب میں دوبارہ ذکر کیا ہے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا طریق بیان کرنے کے بعد ہم نے پھر اس آیت کو دہرایا ہے کیونکہ اس طریق کا علم ہمیں کتاب عزیز سے ہوتا ہے اور اس کے بغیر مسلمانوں کی کامیابی کا کوئی اور طریق نہیں اور نہ ہی انہیں زمین میں ترقی اور خوشحالی اور طاقت حاصل ہوسکتی ہے اور نہ ہی حکومت میسر آسکتی ہے اور نہ ہی اس کا خوف امن سے تبدیل ہوسکتا ہے مگر صرف اور صرف اس (خلافت) کے ذریعہ۔

اشفاق اللہ خان

جناب اشفاق اللہ اپنے کالم "تازیانہ" میں لکھتے ہیں۔

مسلمان حکمران ایک کام کریں کہ تمام اسلامی ممالک کا اجلاس بیت اللہ میں بلائیں اور قرآن پر وہاں موجود کسی مسلمان حکمران کو بیعت دے کر اسے خلیفہ اور امیر مان لیں، جو عالمی تناظر میں سب کی رائے لے کر فیصلہ کرے اور پھر اس سے انکار کا کسی کو اختیار نہ ہو۔ رہی بات اسلامی ممالک کی تو ہر ملک کے موجودہ حکمران کو والی بنادیں اور دین فطرت "اسلام" جو کہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے کو بیک جنبش قلم نافذ کردیں۔ پھر دنیا دیکھ لے گی کہ یہ وہی محمدؐ کی فوج اعلیٰ کے سپاہی اور عمرؓ کے شیروں کی قوم ہے جن کے سامنے دریا سمندر راستہ چھوڑ دیتے اور قیصر و کسریٰ ان کے قدموں میں آگرتے ہیں۔ ایک بار ایسا ہوگیا تو پھر جب مسلمان خلیفہ حکم دے گا کہ آج سے مغرب کو تیل کی فراہمی بند کی جارہی ہے تو ان کے جہاز کیسے اڑیں گے۔ ان کے بحری بیڑے سمندر میں کیسے چلیں گے اور ان کے ٹینک ہمارے ریگستانوں سے واپس کیسے جائیں گے۔ یہ سب کچھ چند مہینوں میں مال غنیمت کے طور پر ہمارے بیت المال کا حصہ ہوگا۔ مگر شرط صرف اتنی ہے کہ ہمارے حکمران اس کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ کے لئے ایسا ایک یوٹرن مغرب کی ٹیکنالوجی اور ترقی پر کتنا بھاری ہوگا کہ اس کو صرف محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی عوام اسلام پر کٹ مرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں اگر ہمارے حکمران امریکہ کی بجائے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیں۔ ایک بار طاغوتی قوتوں (امریکا واسرائیل) کے بجائے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیا گیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمان حکمرانوں کا رشتہ مسلمان عوام سے ایسا جوڑ دیں گے جو ان کے قد و قامت کو ہزار بشوں اور ٹونیوں پر بھاری کر دے گا، وہ ایسا کر سکے تو آج کے بین الاقوامی چوہدری کل ان کے ملاقاتیوں کی قطار میں بیٹھیں گے۔ مگر یہ بات ان کو سمجھائے کون؟

(روزنامہ ایکسپریس 8/اگست 2006ء)

ڈاکٹر طاہر القادری

وہ لوگ کتنے نادان ہیں جو خودکشی کی راہ پر چل رہے ہیں اور چند روزہ دنیا اور اس کے عارضی مفاد کی خاطر انہوں نے دین اور امت مصطفویؐ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ محدود گروہی مسلکی اور سیاسی مفادات کے تابع مسلمانوں کے اتحاد کی کوئی تدبیر اور سعی کارگر اور کامیاب نہیں ہوسکی فرقوں میں بٹی ہوئی امت کی شیرازہ بندی کا کام ہنوز تشنہ تکمیل ہے ترجمان حقیقت علامہ اقبال کے اس پیغام کو فرقہ پرستی کی بھول بھلیوں میں گم ملت فراموش کر چکی ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(اسلام اور تصور اعتدال وتوازن ص 29 مطبع فرید یہ بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ نئی دلی سن اشاعت جنوری 2004ء)

عمران یوسف زئی

"بیشک جس چیز کی اب ہمیں نہ صرف اشد ضرورت بلکہ جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں خالص اسلامی خلافت کی بحالی ہے وہ نظام جو کہ ہر طرح تمام زمانوں سے ہم آہنگ، آزمایا ہوا اور لامحدود دانائی کی بنیاد سے اخذ کیا گیا ہے یعنی اسلامی عقیدہ سے نیز اس کے دوبارہ قیام کی بشارت ہمیں الصادق والامین ﷺ نے خود فرمائی ہے۔

(نوائے وقت 26/اگست 2006ء)

اخبار زمیندار

"اسلامیان ہند کا ایک مرکز ہو۔ جس کے حکموں، اشاروں اور عبارتوں وعملوں پر ہر کہ ومہ، امیر وغریب، ادنیٰ واعلیٰ عمل پیرا ہو۔ جو ہمارے دینی ودنیوی امور کا کفیل ہو"۔

(زمیندار 26/اکتوبر 1923ء)

"ہر جگہ ہندو منظّم اور مسلمان منتشر ہو رہے ہیں مختلف مقامات پر فساد کا محشر بپا ہے۔ مسلمان پٹ رہے ہیں۔ کوئی راہنما نہیں۔ کوئی سردھرا موجود نہیں۔ بھیڑوں کا ایک گلہ ہے بے گلہ بان اور نہتوں کا ایک لشکر ہے بے کماندار"۔

(زمیندار 3 ستمبر 1923ء)

اخبار سیاست

"اسلام اور مسلمانوں کی بربادی کے مشورے ہو چکے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنا مرکزی نظام درست نہ کیا اور وہ فوراً اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ تو ارتداد اور سنگھٹن کا سیلاب ان کو بہالے جائے گا۔ مسلمانوں کا شور اور فریاد بے جا اور بیکار ہے۔ دنیا میں وہ ہی قومیں زندہ رہ سکتی ہیں۔ جو میدان عمل میں گامزن ہوں"۔ (سیاست 3 ستمبر 1923ء)

"خدارا آپ اپنی قوم کی تنظیم کی کوشش کریں آپ ایک مرکز قائم کریں۔ جس کے نظام کے ماتحت قوم منسلک ہو جائے۔ آپ جب تک اپنی قوم کی تنظیم قائم نہ کریں۔ آپ جب تک اپنے گھروں میں اتحاد قائم نہ کریں۔ تب تک آپ کا دوسرے مذاہب سے اتحاد مشکل ہے"۔

(سیاست 27/اکتوبر 1923ء)

ماہنامہ عرفات

نظام خلافت کے بغیر تو ہم قرآن مجید کے بیشتر احکامات پر عمل کرنے کے قابل ہی نہیں رہے۔ قرآن کہتا ہے کہ مشرکوں کے ساتھ سب مل کر اس طرح لڑیں جیسے کہ سب مشرک اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔ (التوبہ: 36)

لیکن ہم اس حکم کی صریحاً نافرمانی کر رہے ہیں۔......

غور کرو! مسلمان بھائیو اور بہنو جب اللہ و رسول ﷺ کا عطا کردہ نظام خلافت تلپٹ ہو چکا ہے اور اس کے تلپٹ ہونے نے ہمیں اس قابل ہی نہیں رہنے دیا کہ ہم پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہوسکیں تو ایسے میں ہمارے یہ سجدے، قرآن خوانیاں، نعت خوانیاں، وعظ و نصیحت، ذکر، خطبے، دار العلوم وغیرہ کس کــــن؟ ہم لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں لیکن جب ہماری سمت ہی درست نہیں اور موجودہ باطل نظام کو بدلنے کے لئے ہم کوشاں ہی نہیں ہو رہے جس طرح کہ کوئی ...... پانی کی بجائے تیل پیتا چلا جائے اور بیمار سے بیمار تر ہوتا جائے، ہمارا دشمن ہمارا وہ بگڑا ہوا نظام ہے جس میں ہم رہ بس رہے ہیں۔ ہماری دنیا و آخرت کی سرخروئی اسی طرح اس کے بدلنے میں ہے جیسے رسول ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے اس وقت کے بگڑے ہوئے نظام کو نظام خلافت سے بدلا۔

(ماہنامہ عرفات لاہور جامعہ نعیمیہ ستمبر 2006ء)

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت وسوانح کے روشن نقوش

خلافت کا ادب واحترام، قواعد کی پابندی، رفقاء حضرت مسیح موعود سے حسن سلوک اور تربیت کا دلنشیں انداز

مرتبہ: مکرم انصار احمد نذر صاحب

یہ سب واقعات ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر سے لئے گئے ہیں۔

خلافت کا ادب

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

جب آپ نے ابھی مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا۔ تو آپ کوٹھی دارالسلام کے باغ میں تیاری کے لئے آیا کرتے تھے۔ میری بیوی بنت حضرت خان محمد عبداللہ صاحب سات سال کی تھیں اور ان کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ اس کو پیار سے ٹافیاں دیا کرتے تھے ایک دن اس نے بچپنے سے کہا ''کیا آپ خلیفہ بنیں گے''۔ آپ نے اسے ایک چپت لگائی اور کہا کہ ''ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی اور کا نام لینا سخت گناہ ہے''۔ یہ بات اس کے لئے سبق اور نصیحت کا موجب ہوگئی۔

خلافت کی بابرکت صحبت

حضور کے ایک بیٹے لکھتے ہیں:

ہمیں چھوٹی عمر سے ہی خلافت سے وابستگی کا سبق دیا۔ مجھے یاد ہے آپ روزانہ مغرب کی نماز بیت المبارک میں پڑھتے اور پھر حضرت مصلح موعود کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اور عشاء تک حضور کے ہمراہ رہتے ہم بھی ساتھ ہی ہوتے تھے۔ ایک دن میں چند منٹ کے بعد کمرے سے باہر آ گیا۔ آپ جب باہر آئے تو مجھ سے فرمانے لگے تم جلدی کیوں اٹھ گئے تھے۔ ابا حضور کے پاس زیادہ سے زیادہ دیر بیٹھا کرو۔ جتنا وقت خلیفہ وقت کے ساتھ میسر ہو بسر کرنا چاہیے۔ ہمیشہ ہم سے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھواتے اور ذہنوں میں اس عقیدہ کے راسخ کرنے میں لگے رہتے کہ تمام برکات خلافت سے ہی وابستہ ہیں۔

معمولی باتوں کا بڑا نتیجہ

مکرم محمود احمد شاہد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور کے ساتھ حضور کی زمین پر گئے تو ایک امرود توڑ کر مجھے دیا جو میں نے کھا لیا۔ حضور نے دیکھا اور دوسرا توڑ کر دیا۔ میں کھانے لگا تو فرمانے لگے۔ نہ کھاؤ یہ اپنی بیوی کے لئے محفوظ رکھو۔ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے معمولی معمولی باتیں بہت بڑا نتیجہ پیدا کرتی ہیں انہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ کے گھر میں رہنے کا ثواب

مکرم محمود احمد شاہد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ ان دنوں آپ جمعرات کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں درس دیتے تھے اور اپنی کار میں گزرتے۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں گولبازار میں جہاں قریشی افضل صاحب کی دکان ہے کھڑا تھا۔ آپ بیت مبارک جا رہے تھے کار روکی۔ سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ اندازاً 1965ء کی بات ہے بعد میں کہا کہ البیت چلو میں نے کہا ابھی تک تو اردو ٹھیک طرح سمجھ نہیں آتی۔ کہنے لگے سمجھنے کی بات تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جتنا وقت اللہ کے گھر میں رہو گے اتنا ثواب ہوگا۔

دل بھر آیا

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد لکھتے ہیں:

حضور وجیہ تھے۔ آواز میں رعب، دبدبہ اور تمکنت تھی۔ مگر دل نہایت نرم تھا اور کسی کی تکلیف برداشت نہ کرتے تھے بلکہ کوشش فرماتے کہ جلد اس کی تکلیف دور ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ کالج کے مروجہ نظم و ضبط کے خلاف ایک لڑکے سے کوئی غلطی سرزد ہوئی۔ جس کی بنا پر اس کے والد کی طرف سے اسے بید مارنے کی سزا تجویز ہوئی جو پرنسپل صاحب (حضرت اقدس) نے مارنے تھے۔ چنانچہ کیمسٹری تھیٹر میں تمام طلباء اور اس لڑکے کا والد بھی جمع ہوئے۔ حضرت اقدس نے اسے چھ بید مارنے تھے۔ مگر جب حضور نے تین ہی بید مارے تھے۔ تو دل بھر آیا پھر اور مزید سزا سے ہاتھ روک لیا اور معاف کر دیا۔

پیار بھرا انداز

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد لکھتے ہیں:

ایک دفعہ کالج میں ایک پروفیسر صاحب نے ایک غلط فہمی کے بنا پر میرے خلاف کچھ باتیں کہیں۔ میں نے سٹاف روم میں انہیں کچھ سخت سست کہا۔ اس پر انہوں نے حضرت اقدس (پرنسپل) کے پاس میری شکایت کی۔ وہ صاحب ابھی پرنسپل کے کمرے میں ہی تھے کہ میں بھی وہاں کسی کام سے پہنچ گیا۔ تو مجھے دیکھ کر حضور نے فرمایا۔'' شاہد صاحب یہ ایسے ہی آپ کی شکایت کر رہے ہیں بھلا آپ ان کو سخت سست کیوں کہیں گے۔ میں کچھ شرمندہ سا ہوا۔ حضور کا انداز نصیحت بھی نہایت پیار بھرا ہوا کرتا تھا۔ مجھے نہیں یاد کہ حضور نے اپنے زمانہ پرنسپل کے دوران کسی استاد کو کوئی سخت کلمہ کہا ہو۔ یا کسی کے خلاف کوئی Disciplinary Action لینے کا موقعہ آیا ہو تو حضور نے مشفقانہ انداز میں سمجھا نہ دیا ہو۔

کسی کا نام لئے بغیر سرزنش

مکرم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد لکھتے ہیں:

ایک دفعہ کالج کے امتحانات کے رجسٹرار محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ایک پروفیسر صاحب نے اپنے پرچے کا نتیجہ نہیں دے رہے۔ جس کی وجہ سے یونیورسٹی میں طلباء کے داخلے بھجوانے کا کام رکا ہوا ہے اور دن بھی چار باقی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی سٹاف میٹنگ بلائیں۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ہی سٹاف میٹنگ بلائی اور جب پروفیسر صاحبان جمع ہو گئے تو حضور تشریف لائے اور فرمایا کہ تمام پروفیسر صاحبان آج ہی اپنے مضمون کے امتحان کے نتیجہ کی لسٹ محترم پروفیسر ناصر صاحب کو دے کر جائیں اور اس میں ہرگز کوتاہی نہ ہو۔ یہ کہہ کر حضور واپس چلے گئے چنانچہ وہ پروفیسر صاحب جنہوں نے ابھی لسٹ نہیں دی تھی۔ فوراً نتیجہ کی لسٹ تیار کرنے لگے اور اس وقت تک سٹاف روم سے نہیں ہلے۔ جب تک کام نہ کر لیا۔

سب کدورت دور ہوگئی

محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب لکھتے ہیں:

لاہور میں کالج کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ دریائے راوی میں تعلیم الاسلام کالج اور غالباً اسلامیہ کالج لاہور کا بمپنگ بوٹ ریس Bumping Bot Race کا فیصلہ کن مقابلہ تھا اور جیتنے والی ٹیم نے اس سال کی چیمپئین شپ حاصل کرنی تھی۔ دریا پر اسلامیہ کالج کے طلباء بھی نعرے بلند کر رہے تھے ہمارے طلباء بھی اپنی ٹیم کو حوصلہ دینے کے لئے جمع تھے مگر فضا میں کدورت Tension تھی۔ پرنسپل صاحب اسلامیہ کالج نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم نے ٹی۔آئی کالج کی ٹیم کو بمپ کر دیا تو وہ اپنی ٹیم کو سو روپے انعام دیں گے۔

اس پر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج یعنی حضور نے فوراً اپنی طرف سے مائیک پر اعلان کروایا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم نے تعلیم الاسلام کالج کی کشتی کو بمپ کر دیا تو پرنسپل ٹی۔آئی کالج کی طرف سے بھی سو روپے اسلامیہ کالج کی ٹیم کو انعام دیا جائے گا۔ اس پر اسلامیہ کالج کی طرف سے پرزور نعرہ بلند ہوا کہ ''پرنسپل ٹی۔آئی کالج ...... زندہ باد'' جذبات کی سب کدورت (Tension) دور ہوگئی۔ اور اخوت اور بھائی چارہ کے ماحول میں کشتی رانی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ حضور کے اس اعلان نے اپنے کالج کی ٹیم پر بھی عجیب نفسیاتی جادو کر دیا۔ ہماری ٹیم کو زبردست احساس ہوا کہ ہمارے پرنسپل صاحب کو ہماری فتح پر کس قدر یقین ہے۔ اس احساس نے ان کے اندر بجلی جیسی قوت اور جوش پیدا کر دیا۔ اور جب مقابلہ ہوا تو چیمپئین شپ ٹی۔آئی کالج کے حصہ میں آئی۔

تربیت کا دلنشیں انداز

محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

حضور کے انداز تربیت میں کوئی دوسرا حضور سا نہیں دیکھا۔ ہنستے کھیلتے ہلکے پھلکے انداز میں خدام کی تربیت فرماتے تھے۔ ناصحانہ انداز نہیں ہوتا تھا۔ بالواسطہ ہوتا مگر کوئی شخص گفتگو کا مفہوم سمجھنے میں چوک نہیں سکتا تھا۔ جس سال میں تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا حضور ان دنوں پرنسپل تھے۔ کالجوں میں سال اول کے طلبہ کو بے وقوف بنانے اور ان کا

الو کھینچنے کا رواج عام تھا اور لاہور کے دوسرے کالجوں میں یہ رسم بڑھتے بڑھتے اذیت ناک صورت اختیار کر چکی تھی۔

حضور نے داخلہ کے بعد پہلے ہی دن ہال میں طلبہ کو جمع کر کے ایک خطاب فرمایا۔ دیگر باتوں کے علاوہ فرمایا کہ ایک بات میں آپ کو بتا دوں ہم اس کالج میں بے وقوفوں کو داخلہ نہیں دیتے لہٰذا کسی کو بیوقوف بنانے کی کوشش نہ کریں۔ پھر ایک نہایت پُرمغز تقریر فرمائی کہ جو گندی رسمیں انگریز ہمارے اداروں میں چھوڑ گئے ہیں ان کی اپنی درسگاہوں میں ان کا نام و نشان تک نہیں اس کے بعد نہایت ہی شفقت سے بعض بے ضرر اور معصوم شوخیوں کا ذکر فرماتے رہے جو کسی کے لئے ایذا رسانی کا باعث نہ ہوں اور دائرہ اخلاق سے بھی باہر نہ ہوں۔

حضور ہماری بھی سنتے ہیں

مکرم محمود احمد شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے صدر خدام الاحمدیہ بننے کے بعد کا واقعہ ہے کہ حضور کچھ نئے کپڑے لائے۔ سویٹر شلوار اور قمیص کے کپڑے تھے میں نے کہا یہ کپڑے تو میں بازار سے خرید سکتا ہوں ہنس پڑے اور کہنے لگے میں سمجھ گیا۔ جلدی اندر گئے اور ایک قمیص شلوار اور سویٹر استعمال شدہ لے کر آئے۔ جلسہ پر میرے والد صاحب تشریف لائے تو انہوں نے قمیص لے لی۔ مکرم مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش نے سویٹر لے لیا اور شلوار میرے پاس رہی۔ مگر بعد میں کسی نے اس پر قبضہ جما لیا اور واپس نہیں کی۔ ایک دفعہ میں بیوی کو ساتھ لے کر ملنے گیا تو مجھے باہر بٹھائے رکھا اور حضور اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیوی و بچی سے ملے۔ یہ حضور کے گھر کی بات ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم کہنے لگیں کہ محمود کو بلا لیں۔ فرمانے لگے اس کے سامنے محمود کی بیوی کھل کر باتیں نہیں کرے گی۔ اگر کوئی بات ہو گی تو سامنے نہیں کرے گی۔ میری بیوی بہت خوش ہوئی کہ دیکھو حضور ہماری بھی سنتے ہیں۔

قواعد کی پابندی

ایک مربی صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ صدر انجمن احمدیہ انہیں چند صد روپیہ جو ان کا حق ہے نہیں دے رہی۔ حضور نے ان کی درخواست صدر انجمن کو بھجوا دی۔ انجمن نے دلائل اور قواعد سے ثابت کیا کہ ان کا کوئی حق نہ تھا۔ حضور نے یہ رپورٹ پڑھی تو غالباً چھ یا سات سو روپیہ ایک لفافہ میں بند کر کے دیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ مربی صاحب کو بلا کر سمجھا دو کہ صدر انجمن اپنے قواعد سے مجبور ہے اور حسب قواعد ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے اپنی درخواست کو واپس لے لیں۔ اور جتنی رقم کا انہوں نے انجمن سے مطالبہ کیا ہے وہ حضور سے لے لیں۔ مربی صاحب کو یہ رقم ادا کر دی گئی۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ مربی یا واقف زندگی کے بیٹے یا بیٹی کی شادی ہوئی تو حضور پرائیویٹ سیکرٹری کو بلا کر لفافہ میں معقول رقم ڈال کر ارشاد فرماتے کہ یہ جا کر انہیں میری طرف سے دے دو ایسی رقوم بسا اوقات ہزاروں تک پہنچ جاتیں۔ لیکن حضور کو دینے میں جو بشاشت ہوتی تھی وہ بیان سے باہر ہے۔

اپنی طرف سے قرض کی ادائیگی کروا دی

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا شرف حاصل ہوا آپ تحریر فرماتے ہیں:

ہر سوسائٹی میں چھوٹے موٹے جھگڑے ہوتے ہیں جماعت میں قضاء کا مؤثر نظام رائج ہے لیکن دین کے معمولی نوعیت کے جھگڑے وہاں طے پاتے ہیں۔ اگر فیصلہ کے بعد کوئی فریق انحراف کرے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسا شخص عملاً احمدیت سے دور چلا گیا ہے۔ ایک ایسے ہی معاملہ میں ایک شخص معمولی رقم ادا نہیں کر رہا تھا۔ میں نے قواعد کے مطابق تعزیری کارروائی کی سفارش کی۔ حضور نے مجھے یاد فرمایا اور اپنی جیب میں سے کچھ رقم میرے ہاتھ میں دے دی کہ دوسرے فریق کو ادا کر دی جائے اور فرمایا کہ اتنی معمولی رقم کے لئے یہ خیال کروں کہ کوئی احمدی نہیں رہا اور اس پر انشراح نہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص کے متعلق ایسا ہی فیصلہ کیا گیا۔ عصر کے وقت مجھے گھر سے بلا کر دریافت فرمایا کہ اعلان ہو گیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ابھی نہیں۔ فرمایا روک لیں وہ شخص اپنی ضعیف والدہ کو لے کر آیا ہے، اس کو بلا کر کہیں کہ 40 روپیہ ماہوار دیا کرے اور 40 روپیہ ماہوار میری طرف سے ملا کر 80 روپیہ ماہوار اس کے قرض میں ادا کر دیا کریں۔

بدنی سزا اور محبت و شفقت

حضور کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

ایک دفعہ کالج کے ایک لڑکے کو بدنی سزا دی۔ میں چھوٹا تھا مجھے وجہ تو یاد نہیں کہ کیوں مارا تھا لیکن اتنا یاد ہے کہ آپ نے اسے مارا پھر اس کے جانے کے بعد اداس ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد مجھے ساتھ لیا۔ اور ہوسٹل میں اس لڑکے کے کمرے میں چلے گئے۔ وہ کپڑا اوڑھے لیٹا ہوا تھا۔ آپ کو دیکھ کر وہ ایک دم کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اسے پیار سے گلے لگایا سمجھایا پھر اپنے ہمراہ ٹی آئی کالج کی ٹک شاپ پر لے گئے۔ اسے دودھ پلایا اور بڑی محبت کا اظہار فرماتے رہے۔ آپ کا یہ انداز اور سختی میں محبت و شفقت کا پہلو ایک جیتی جاگتی تصویر کی طرح میرے ذہن میں محفوظ ہے۔

پیار سے تنبیہ

حضور کے ایک بیٹے لکھتے ہیں:

میں دو تین لڑکوں کے ساتھ باٹنی ڈیپارٹمنٹ کے سامنے برآمدے میں کھڑا تھا۔ ہمارا ایک ساتھی سیٹی بجا رہا تھا۔ اس کی حضور کی طرف پیٹھ تھی۔ اتنے میں میری نظر پڑی تو دیکھا کہ حضور اپنی کوٹھی سے نکل کر کالج کی طرف آ رہے تھے۔ جو لڑکا سیٹی بجا رہا تھا اس کی حضور کی طرف پیٹھ تھی۔ ہم اسے حضور کی آمد کا نہ بتا سکے اور خود فوراً ستونوں کے پیچھے چھپ گئے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا کہ حضور اس لڑکے کے قریب آ کر کھڑے ہوئے، کان میں کچھ کہا اور چلے گئے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ کہ ''میاں صاحب نے تمہیں کیا کہا تھا'' کہنے لگا صرف اتنا کہا ''اچھے لڑکے سیٹیاں نہیں بجاتے''۔ اس واقعے کا اس پر اتنا اثر تھا کہ میں نے اسے کبھی سیٹی بجاتے نہیں دیکھا۔

خدا کا نام بلند کرنے کی بے قرار تمنا

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تحریر فرماتے ہیں:

1970ء میں مجھے حضور کے سفر افریقہ و یورپ میں ہمرکاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ محسوس ہوتا تھا کہ ہسپانیہ کے لئے حضور کے دل میں نرم گوشہ تھا غرناطہ سے واپس میڈرڈ آ رہے تھے راستے میں شاہراہ سے ہٹ کر بائیں طرف اونچی جگہ پر ایک پرانا قلعہ نظر آیا جو اب آثار قدیمہ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ حضور کی کار ادھر مڑ گئی کوئی پروگرام نہ تھا اور جا کر کار رک گئی۔ دیر تک ان کھنڈرات میں گھومتے رہے۔ پھر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حکومت کو درخواست دیں یہ جگہ مقاطعہ پر دے دیں ہم پانچ دس پونڈ سالانہ کرایہ ادا کرتے رہیں گے اور یہاں ڈیرہ لگائیں۔ میں نے عرض کیا ایسی جگہوں پر لوگ کہتے ہیں جن بھوت رہتے ہیں۔ فرمایا: اس بلند مقام پر کھڑے ہو کر جب ظفر صاحب کی آواز میں پانچ وقت رب جلیل کا نام فضا میں گونجے گا تو کیا کوئی جن بھوت رہے گا وہ تو سارے ملک سے نکل جائیں گے۔

پھر ہم طلیطلہ میں رکے۔ مجاہدین اسلام کے نقوش پا کی تلاش میں شہر کی گلی کوچوں میں گھومے۔ اس مسجد میں گئے۔ جس جگہ طارق بن زیاد نے پہلی نماز ادا کی تھی۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہوئے حضور خاموش ہو گئے اور پھر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو فرمایا کہ حکومت کو درخواست دیں کہ یہ مسجد بیس سال کے لئے ہمیں دے دی جائے ہم اس کی حفاظت کریں گے اور اللہ کا نام بلند کریں گے اتنے عرصہ میں شائد اللہ تعالیٰ کوئی اور راہ کھول دے۔ اس مسجد کے حصول کے لئے کوشش ہوئی لیکن کامیابی نہ ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کی تضرعات کو سنا اور بپایہ قبولیت جگہ دی اور بیس سال کی بجائے دس سال کے بعد ہی توفیق عطا فرمائی کہ اپنے دست مبارک سے سرزمین ہسپانیہ میں بیت کا سنگ بنیاد رکھیں جس سے اب اللہ تعالیٰ کی بزرگی و برتری کا اعلان ہوتا ہے۔

رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ سے حسن سلوک

حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں سے بہت عشق رکھتے تھے۔ اکثر رفقاء حضرت اقدس کے گھروں میں جاتے ان سے دعا کے لئے عرض کرتے۔ جب کسی موسم کا خاص پھل آتا بطور خاص انہیں بھجواتے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو آم بہت پسند تھے۔ آموں کا سیزن شروع ہوتا تو سب سے پہلے آنے والے آموں میں سے کچھ آم حضرت حافظ صاحب کو ضرور بھجوایا کرتے تھے۔

آستانہ الٰہی پر آہ و زاری

مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب تحریر کرتے ہیں:

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے مشرقی جانب آپ کی رہائش گاہ تھی۔ وہاں آپ کے پاس گل محمد نامی ایک پٹھان چوکیدار تھے جو نہایت مخلص اور نیک آدمی تھے۔ 1955ء سے انتخاب خلافت تک کے زمانہ میں اکثر میں آپ کے پاس بعض کاموں کے لئے آتا جاتا رہتا تھا۔ میں نے ایک دن گل محمد صاحب سے یہ پوچھا کہ سناؤ حضرت میاں صاحب کی زندگی کیسے گزرتی ہے۔ کہنے لگے۔ رات گئے تک اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے بعد گھر آتے ہیں اور تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد نماز تہجد کے لئے اپنے ڈرائنگ روم میں آ جاتے ہیں اور بڑی آہ و زاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر جاتے ہیں اور ایک لمبا وقت رو رو کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت میاں صاحب کے اس عمل میں کبھی ناغہ نہیں دیکھا۔

احکام شریعت کی بجا آوری

آپ کے ایک بیٹے تحریر کرتے ہیں:

احکامات شریعت کی پابندی کا بہت خیال ہوتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے امور میں بھی احکامات شریعت کو قطعاً نظرانداز نہ ہونے دیتے۔ ایک دفعہ میں نے حضور سے کچھ رقم بطور قرض لی رقم جیب میں ڈال کر میں واپسی کے لئے مڑا تو فرمایا۔ ٹھہرو پہلے رسید دیتے جاؤ کیونکہ خدا اور اس کے رسولؐ نے تحریر کرنے کا حکم دیا ہے۔

امی کی وفات پر ہم بہن بھائیوں کو اکٹھا کیا اور فرمانے لگے کہ مجھے تم لوگوں پر پورا اعتماد ہے لیکن پھر بھی شریعت کی پابندی ضروری ہے چنانچہ باقاعدہ وراثت کے قوانین کے مطابق جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو تقسیم فرمایا۔ ایک رقم خزانہ میں پڑی ہوئی تھی آپ چاہتے تھے کہ اس سے وصیت کی ادائیگی کر دیں۔ فرمانے لگے۔ اچھا لیکن تم سب بچے مجھے تحریر دو کہ ہم اپنے ابا کو اس کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ میں تم لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ (دینی) اصولوں کے مطابق ایسے امور تحریراً سرانجام دینے چاہئیں۔

☆.........☆.........☆

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

خلافت کی اہمیت و برکات

از احادیث و اقوال حضرت مسیح موعود و خلفاء کرام

مومنوں سے وعدہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (نور:56)

نبوت اور خلافت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:۔

جب بھی کوئی نبوت آئی اس کے بعد خلافت قائم ہوئی ہے۔

(مجمع الزوائد علی بن ابی ابکر الھیثمی جلد5 ص188 دار الکتاب العربی قاہرہ۔ بیروت 1407ھ)

حضرت عبد الرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

(کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال۔ فصل فی متفرقات الفتن جلد 11 ص 115 حدیث نمبر 31444)

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں نبوت قائم رہے گی پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ بعد ازاں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد حدیث 17680)

خلیفہ خدا بناتا ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا:۔

میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدا کی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف حدیث نمبر 6677)

اللہ نے خلیفہ بنایا

حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اللہ کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ کبھی انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی حکم عدولی کی نہ کبھی غلط بیانی کی۔ پھر اللہ نے مجھے خلیفہ بنادیا کیا میرے تم پر وہی حقوق نہیں جو ان پہلے خلفاء کے مجھ پر تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ الحبشۃ۔ حدیث نمبر 3583)

خلافت پر مومنوں کا اجماع

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد انصار نے مہاجرین سے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے ہونا چاہئے۔ حضرت عمرؓ بولے اے گروہ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہؐ نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ تم میں سے کس کا دل قبول کرتا ہے کہ وہ ابوبکر سے آگے ہو۔ انصار نے کہا ہرگز نہیں۔ چنانچہ سب حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر متفق ہوگئے۔

(طبقات ابن سعد جلد3 ص179 دار صادر بیروت)

برکات خلافت

حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد صحابہؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کے ذریعہ تمہیں ضلالت اور تفرقہ سے نکالا اور تمہارے دلوں میں الفت قائم کی۔ پھر اللہ نے تم پر ایک خلیفہ مقرر کیا تاکہ تمہارے درمیان الفت و محبت قائم رکھے اور تمہارے مقصود کو غلبہ عطا کرے۔

(دائرۃ المعارف القرن الرابع عشر محمد فرید وجدی جلد 3 ص758 زیر لفظ خلف)

تمکنت دین

آنحضرت ﷺ نے آخری بیماری میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں سات سو کا لشکر شام کی طرف بھجوایا تھا۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ رسولؐ کی وفات ہوگئی۔ صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ مدینہ کے ارد گرد بہت سے قبائل مرتد ہوگئے ہیں اس لئے اس لشکر کو روک لیجئے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے خدا کے رسول نے روانہ کیا ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص 74۔ نور محمد اصح المطابع کراچی)

امام ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

امام ڈھال ہے جس کی قیادت اور اطاعت میں دشمن سے لڑائی کی جاتی ہے اور دشمن کے حملوں سے بچا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب یقاتل من وراء الامام حدیث نمبر 2737)

خلفاء کی اطاعت

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اطاعت فرض ہے۔ اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑ کر رکھو۔

(سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ حدیث 3991)

خلفاء کے لئے دعا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔

(الجامع الصغیر۔ جلد اول ص 60)

بہترین امام

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

ارشادات حضرت مسیح موعود

خلیفہ کے معنی

’’خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔‘‘

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

خلیفہ اللہ تعالیٰ منتخب فرماتا ہے

’’صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔‘‘

خدا کی سنت

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔......(ترجمہ: خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے......لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے ......جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا

جس کو پہنائی خدا نے ہے خلافت کی رِدا   ہے زمیں پر اک چنیدہ بس وہی مردِ خدا
تختِ روحانی کا وارث ہے فقط مسرور اب   جو دلوں کی سلطنت کا آجکل ہے بادشاہ

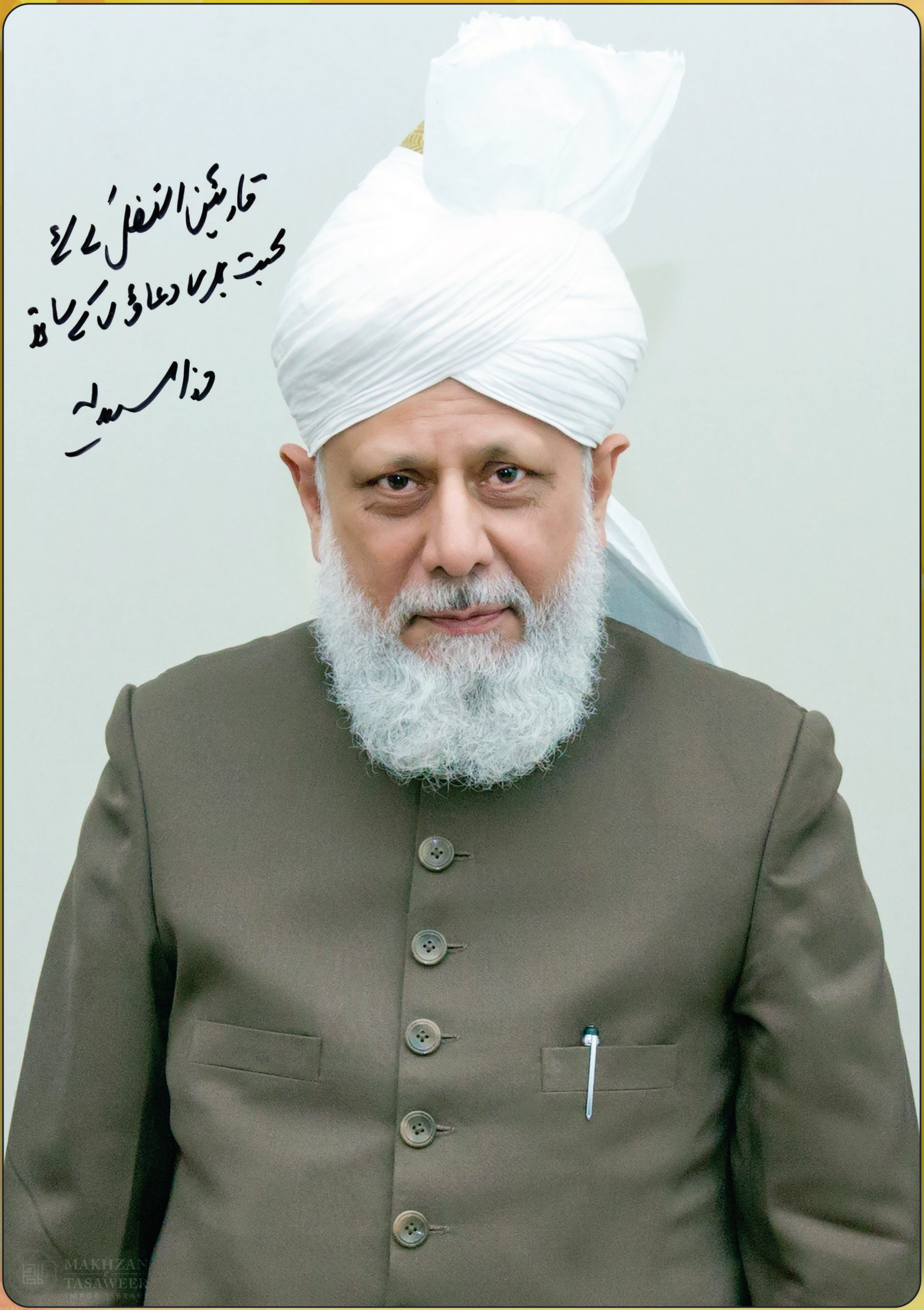

ہر خوف کی حالت کو سدا امن میں بدلا   وعدہ جو کیا ہم سے تو پورا بھی کیا ہے
ہر گام ترے ساتھ فرشتوں کا ہو لشکر   ہر صبح و مسا شام و سحر لب پہ دعا ہے

جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا......

سوائے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

خدا کی تائید

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"میں نے پہلے بتلایا ہے کہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے خلیفہ بنانے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ خلیفہ دلائل سے نہیں، آدمیوں کے انتخاب سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید اور نصرت اور طاقت سے بنیں گے۔

سچا وعدہ

اس زمانے ہی کو دیکھو کہ لیستخلفنھم کا وعدہ کیا سچا اور صحیح ثابت ہوا۔ اس کا رحم اس کا فضل اور انعام کس کس طرح دستگیری کرتا ہے۔ مگر انسان کو بھی لازم ہے کہ خود بھی قدم اٹھاوے۔ یہ بھی ایک سنت اللہ چلی آتی ہے کہ خلفاء پر مطاعن ہوتے ہیں۔ آدم پر مطاعن کرنے والی خبیث روح کی اذیت بھی اب تک موجود ہے۔ صحابہ کرام پر مطاعن کرنے والے روافض اب بھی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو تمکنت دیتا ہے اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔

خدا نے مجھے مقرر کیا ہے

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

"میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے۔ اس موقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ خلافت کیسری دکان کا سوڈا واٹر نہیں (جو سہل الحصول ہو) تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا (-) تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے......

دیکھو میری دعائیں عرش پر سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کرلو...... تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔"

اطاعت خلافت

"ایک شہد کی مکھی سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے وہ کیسی دانائی سے گھر بناتی، شہد بناتی ہے۔ بدبودار چیز پر بھی نہیں بیٹھتی پھر اپنے امیر کی مطیع ہوتی ہے۔"

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔"

یہی نور الدین جب ترقی کرتے خلافت کے منصب پہ فائز ہوئے تو اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے۔ اس لیے چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔"

"اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اس کی عبادت کرو اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع، محبوب، مطلوب، امیدوں کا مرجع نہ ہو۔ اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں' سلاطین ہوں' امراء ہوں، ضرورتیں ہوں، غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس خدا تعالیٰ کی اطاعت، عبادت، فرمانبرداری، تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شئے محبوب، مقصود و مطلوب اور مطاع نہ ہو۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 25 جولائی 1993ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

برکات خلافت

"اصل بات یہ ہے کہ پہلے جو باتیں تم خلافت کے متعلق سن چکے ہو وہ تو تمہیں ان لوگوں نے سنائی ہیں جو رہرو کی طرح ایک واقعہ کو دیکھنے والے تھے۔ ......اس لئے جو کچھ مجھ پر گزر رہا ہے اس کو میں ہی اچھی طرح سے بیان کر سکتا ہوں۔ دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر ذرا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ **تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔**

مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں"۔

کوئی کام امام کی ہدایت کے بغیر نہیں ہونا چاہئے

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے .... ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہوں۔ کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی...... امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے"۔

(الفضل 5 جون 1937ء ص 2)

خلیفہ وقت کی سکیم ہی قابل عمل ہونی چاہئے

"خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں"۔

(روزنامہ الفضل 31 جنوری 1936ء ص 9 کالم 3)

تمام برکات خلافت سے مل سکتی ہیں

"جب تک بار بار ہم سے مشورے نہیں لیں گے اس وقت تک ان کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر خدا نے ان کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ نہیں دی میرے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے۔ انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی۔ ...... وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام

بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے''۔
(الفضل 20 نومبر 1946ء ص 7 کالم 3)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

خلافت کا مدعا توحید کا قیام

''خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا، زائل نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی (۔) خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کرو گے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثناء کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا اور مجھے یقین ہے اور جو نظارے ہم نے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں غم کے دھاروں کے علاوہ حمد کے دھارے بھی ساتھ بہہ رہے ہیں اور شکر کے دھارے بھی ساتھ ہی بہہ رہے ہیں ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آج دنیا میں کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں۔
(الفضل 22 جون 1982ء)

خدائی بشارت

اس مخالفت کے بعد جو اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے۔ وسیع پیمانے پر وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں ہے اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں لکھی جائیگی۔

مجھ سے پہلے خلفا نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر سے مظاہرے کرنا اور کسی دنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ان مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور نشان مٹا دے گا ان کا دنیا سے۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی''۔
(خطاب 28 جولائی 1984ء مجلس خدام الاحمدیہ لندن بدر 23 اگست 1984ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کامل اخلاص، محبت، وفا اور عقیدت کا تعلق

اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت امام کی وابستگی سے حاصل ہوگی

اس زمانہ میں جماعت خدا تعالیٰ کی نظر میں بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے اور اب کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ خلافت احمدیہ انشاء اللہ اس شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے تھے۔

اس موقع پر میرا پیغام آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔

خلافت کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنی اولا د در اولا د کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی اور اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کی تلقین کرتے رہیں اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں برکات خلافت کے تذکرے اپنی محفلوں میں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے اور آپ کے اخلاص اور وفا میں مزید اضافہ کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے حصہ وافر عطا فرماتا رہے۔ آمین اللہ آپ کے ساتھ ہو۔
(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء)

استحکام خلافت کے لئے دعائیں

حضور فرماتے ہیں۔

''خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ کے منہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔''

''ہر احمدی کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ سے ان فضلوں کو سمیٹنا چاہئے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔ اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔''
(الفضل 5 جولائی 2005ء)

حرف آخر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''پس اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی خدا اس نعمت کو نازل کرتا جائے گا۔ لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کر دے۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا کہ قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔...... حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کا یہی مطلب تھا کہ میرے زمانہ میں تم یہ دعا کرو کہ تمہیں پہلی خلافت نصیب ہو اور پہلی خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد میں دوسری خلافت ملے اور دوسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں تیسری خلافت ملے اور تیسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں چوتھی خلافت ملے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری شامت اعمال سے اس نعمت کا دروازہ تم پر بند ہو جائے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو۔ اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے۔''

☆..................☆..................☆

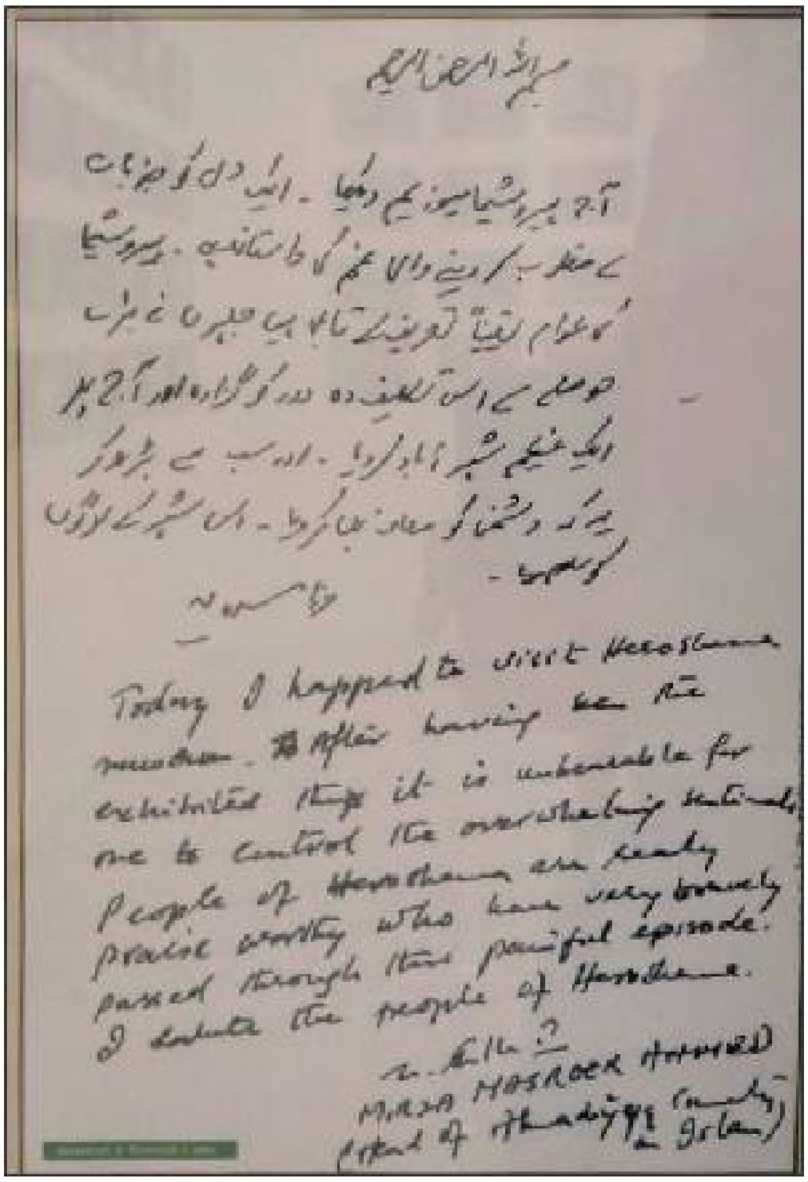

امن کے پیامبر کا دشمن کو معاف کرنے والوں کو سلام
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاپان 2006ء میں پیس میموریل میوزیم میں یادگاری نوٹ

دورہ کینیڈا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے پناہ مصروفیات کی چند جھلکیاں (3 اکتوبر تا 13 نومبر 2016ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کینیڈا پیس ولیج آمد

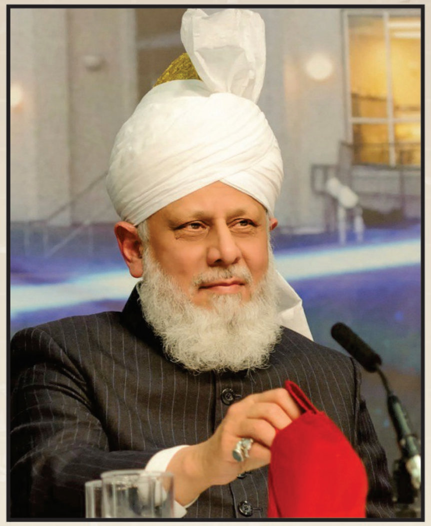

حضور انور کا خطاب۔ جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ساتھ ایک نشست

تقریب آمین

سسکاٹون: طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست

پریس کانفرنس

واقفین نو کی کلاس

پارلیمنٹ ہل میں نماز ادا کرتے ہوئے

حضور انور کے دورہ کینیڈا کی مرکزی تقریبات

افتتاح بیوت الذکر:

(i) بیت العافیت (11 اکتوبر 2016ء) (ii) بیت محمود (4 نومبر 2016ء)
(iii) بیت الامان (5 نومبر 2016ء)

کلاسز:
☆ واقفات نو۔ واقفین نو (14 اکتوبر 2016ء)
☆ طالبات۔ طلباء (21 اکتوبر 2016ء)
☆ جامعہ احمدیہ (23 اکتوبر 2016ء)

خطابات:
☆ جلسہ سالانہ کینیڈا: 9,8,7 اکتوبر 2016ء
☆ کینیڈین پارلیمنٹ ہل میں پرائم منسٹر سے ملاقات وخطاب (17 اکتوبر 2016ء)
☆ یارک یونیورسٹی میں خطاب (28 اکتوبر 2016ء)

پیس سمپوزیم:

1۔ ٹورانٹو۔ 614 غیر از جماعت شامل (22 اکتوبر 2016ء)
2۔ کیلگری 644 غیر از جماعت شامل (11 نومبر 2016ء)

عاملہ سے میٹنگ:

☆ لجنہ اماء اللہ۔ عاملہ انصار اللہ (29 اکتوبر 2016ء)
☆ عاملہ خدام الاحمدیہ۔ نیشنل عاملہ (30 اکتوبر 2016ء)

سرائے ناصر کا افتتاح:

انصار اللہ نے بطور گیسٹ ہاؤس یہ عمارت حاصل کی۔ (29 اکتوبر 2016ء)

میڈیا سے رابطہ:

☆ متعدد پریس کانفرنسز کے علاوہ ٹورانٹو میں 3 انٹرویوز ہوئے۔
☆ 32 ٹی وی چینلز پر خبر نشر ہوئی۔ 40 ملین افراد کو پیغام پہنچا۔
☆ ریڈیو سٹیشنز سے آٹھ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔
☆ 227 اخبارات کے ذریعہ 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔
☆ سوشل میڈیا سے 14.6 ملین افراد جبکہ تمام ذرائع سے مجموعی طور پر 60 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

اوٹاوا: حضور انور کا کینیڈین پارلیمنٹ سے خطاب

بیت العافیت۔ ریجائنا کا افتتاح

ٹورانٹو: حضور انور کا یارک یونیورسٹی میں خطاب

بیت محمود۔ سکار بورو کا افتتاح

ٹورانٹو: حضور انور کا پیس سمپوزیم سے خطاب

بیت الامان۔ لائیڈ منسٹر کا افتتاح

رفقاء سیدنا حضرت مسیح موعود کا ذوق سخن خلافت احمدیہ کے ضمن میں

خدا خود میرِ سامانِ خلافت ہے
جو دنیا ساری میدان خلافت ہے
ضیاء افگن ہے تا اکنافِ عالم
کہ جو بدرِ درخشانِ خلافت ہے
گل سرسبز باغ احمدیت
بہار بے خزاں آن خلافت ہے

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل

دعائیں سن لیں ہماری خدائے قادر نے
یہ کیسا فضل کیا اک جری کو بھیج دیا
بچا لیا ہمیں گرنے سے چاہ ظلمت میں
کہ خود بخود ہی امام تقی کو بھیج دیا

حضرت ذوالفقار علی خان گوہر

حق ادھر ہے جس طرف یہ مہدی معہود ہے
حق نے برکت ڈالی ہے اس کی زباں میں بیشتر
ہے خدا اس کا معلم وہ خدا کا دوست ہے
ہے نصیبہ اس کا فیضِ آسماں میں بیشتر

اویس

ہمارا پیشوا رہبر ہمارا
سراپا راستبازی کا نشاں ہے
یہی مخزن ہے علم و معرفت کا
یہی کان حقیقت بے گماں ہے
لٹاتا ہے خزانہ معرفت کا
سخاوت اس کے چہرے سے عیاں ہے

حضرت منشی نعمت اللہ خان

بعد مہدی نور دیں کو چن لیا رحمٰن نے
اور خلیفہ کر دیا خود قادر سبحان نے
پہن کر تاج خلافت صاحب عرفان نے
حق ادائی خوب کی اس عامل قرآن نے

حضرت منشی جھنڈے خان

خلیفہ خدا نے جو تم کو دیا ہے
عطاء الٰہی ہے فضل خدا ہے
یہ مولیٰ کا اک خاص احسان ہے
وجود اس کا خود اس کی برہان ہے
خلیفہ بھی ہے اور موعود بھی
مبارک بھی ہے اور محمود بھی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم

آ گیا ہاتھ ہمیں گوہر مقصود ہے آج
راہ ہر فتنہ و شر کی ہوئی مسدود ہے آج
شب دیجور کٹی مہر سیادت چمکا
ظلمتیں دور ہوئیں نور خلافت چمکا

حضرت چوھدری نعمت اللہ خان گوہر

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدی صاحبقراں موعود عیسیٰ کے رشید
رنگِ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں
آپ کے چہرہ سے ہے نجم سعادت آشکار
آپ کے روئے مبارک سے نجابت آشکار

حضرت ثاقب مالیر کوٹلوی

بڑا آج فضل خدا ہو رہا ہے
کہ حاصل مرا مدعا ہو رہا ہے
ادھر احمدی ہیں، ادھر احمدی ہیں
اولوالعزم جلوہ نما ہو رہا ہے
ستاروں میں ہو جس طرح ماہ روشن
یہ رنگ آج صل علیٰ ہو رہا ہے

حضرت حافظ سید مختار احمد شاہ جھانپوری

شکر خدائے کن فکاں پروردگار قادیاں
پھر آئی فصل گلستاں۔ لائی بہار قادیاں
شادابی باغ جہاں رونق دہ ہر بوستاں
وہ جانفزا روح ورداں ہے گلعذار قادیاں

حضرت قاسم علی خان رامپوری

شکر صد شکر! جماعت کا امام آتا ہے
للہ الحمد! کہ بانیل مرام آتا ہے
مغرب الشمس کے ملکوں کو منور کر کے
اپنے مرکز کی طرف ماہِ تمام آتا ہے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

سارے ہی احمد نبی پر ہوں جاوداں
ہے ہدایت اور ایماں کا نشاں

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

(مرتبہ: پروفیسر عبدالصمد قریشی)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

خلافت احمدیہ کے ذریعہ افریقہ میں پیغام حق

ایم ٹی اے افریقہ اور بعض متعلقہ معلومات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے موقعہ پر دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:

ایم ٹی اے افریقہ شروع ہوا ہے۔ یکم اگست 2016ء کو اس کا آغاز ہوا جو وہاں کی مقبول ترین سیٹلائٹ کے ذریعہ اب 24 گھنٹے نشریات پیش کرے گا۔ اس چینل پر اصل آڈیو کے ساتھ بیک وقت چار زبانوں کے تراجم نشر کرنے کی سہولت موجود ہے۔

ماریشس میں افریقہ کا پہلا سٹوڈیو مکمل ہو چکا ہے۔...گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو بھی اپنی تکمیل کے مراحل میں ہے......گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، تنزانیہ اور یوگنڈا میں باقاعدہ ایم ٹی اے کی ٹیمز بن چکی ہیں......

(روزنامہ الفضل ربوہ 22 اگست 2016ء)

ایم ٹی اے کا آغاز اور چینلز

آسمانی بشارتوں کے مطابق خلافت رابعہ میں 31 جنوری 1992ء کو لندن سے حضور انور کا خطبہ جمعہ ٹی وی کے ذریعہ سے نشر ہونا شروع ہوا۔ 7 جنوری 1994ء کو ایم ٹی اے (چینل I) قائم ہوا جس کے ذریعے ایشیا، یورپ، شمالی، وسطی اور جنوبی امریکہ میں نشریات پہنچائی جاتی ہیں۔

23 اپریل 2004ء کو (خلافت خامسہ کے دوسرے سال) ایم ٹی اے (چینل II) کا اضافہ ہوا جس کی حدود یورپ اور افریقہ تک ہیں۔

23 مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے (چینل III) العربیۃ مڈل ایسٹ، شمالی افریقہ (المغرب) اور شمالی امریکہ کے لئے جاری ہوا جس سے عرب دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو رہا ہے۔ ایم ٹی اے (افریقہ چینل) کا باقاعدہ افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 2016ء کو فرمایا اور اس کا ذکر جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کو ہوا۔

ٹیلی ویژن کی ایجاد

ٹیلی ویژن کی ایجاد کسی فرد واحد کا کارنامہ نہیں۔ بلکہ 19 ویں صدی کے آخر اور 20 ویں صدی کے شروع میں اس کی ایجاد میں کئی انجینئرز اور سائنسدانوں کے نام آتے ہیں۔ جن میں تین نام بہت اہم ہیں۔

1- Willoughly Smith (1829ء تا 1891ء)

یہ انگریز الیکٹریکل انجینئر تھے انہوں نے عنصر Selenium کی Photoconductivity دریافت کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا یہ دریافت فوٹو الیکٹرک سیل کی ایجاد میں ابتدائی TV سسٹم کا باعث بنی۔

2- Paul Gottlieb Nipkow (1860ء تا 1940ء)

ایک جرمن انجینئر طالب علم نے پہلا مکینیکل ٹیلی ویژن سسٹم 1884ء میں ایجاد کیا۔

3- John Logie Baird (1888ء تا 1946ء)

سکاٹ لینڈ کے اس انجینئر نے مکینیکل ٹیلی ویژن ایجاد کرنے کے علاوہ پہلا کلر ٹی وی سسٹم ایجاد کیا۔ کیونکہ الیکٹرانک کلر ٹی وی پکچر ٹیوب انہی کی ریسرچ ہے۔

چنانچہ مکینیکل ٹی وی سے قدم الیکٹرانک ٹی وی کی طرف بڑھا کر ٹیلی ویژن سے آگے غالباً 1990ء میں Digital TV رائج ہوا اور اس سمت میں ترقی پر ترقی ہو رہی ہے۔ TV کی افادیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ 1969ء میں Neil Armstrong نے جب چاند پر قدم رکھا تو اس کے نظارے ساری دنیا نے ٹی وی پر دیکھے۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا خطبہ جمعہ اور دیگر اہم پروگرام ساری دنیا میں MTA پر دیکھے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے MTA کو نعمت عظمیٰ قرار دیا تھا۔

اس وقت تک دنیا بھر میں پندرہ ہزار ٹی وی چینل یا ٹی وی سٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔

ایم ٹی اے کے پس منظر میں

بعض ایمان افروز کشوف

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا بلند آواز سے بولا۔ اللہ اکبر......‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ 5 اگست 1966ء میں فرمایا:

’’ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے بنی تھی اور وہ یہ تھی۔

بشریٰ لکم

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ (الفضل 10 اگست 1966ء)

حضور نے یکم اگست 2016ء کو بٹن دبا کر ایم ٹی اے افریقہ کا افتتاح فرما رہے ہیں

ایم ٹی اے افریقہ کی

اہمیت و افادیت

افریقہ خلفائے احمدیت کی خاص توجہ کا مرکز رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو اپنی آخری بیماری میں مغربی افریقہ میں پانچ لاکھ عیسائیوں کو (احمدی) ہونے کا وعدہ دیا گیا۔ فرمایا: مغربی افریقہ میں تعلیم یافتہ ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود نے سب سے پہلے افریقہ (ماریشس) میں مشن کھولا اور مشن کھولتے چلے گئے یہ کام اگلی خلافتوں میں بھی جاری و ساری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افریقہ کے لئے نصرت جہاں لیپ فارورڈ منصوبہ جاری کیا اور پہلی بار 1970ء میں افریقہ کا دورہ فرمایا۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

’’افریقہ میں غلبۂ (احمدیت) کی صبح نمودار ہونے کے بعد (احمدیت) کا سورج اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے۔ یہ سورج نصف النہار تک پہنچ کر اپنی پوری شان کے ساتھ چمکے گا۔ قرون اولیٰ میں خدا تعالیٰ کی توحید اور امن عالم کا پیغام جزیرہ نما عرب سے باہر سب سے پہلے ہجرت حبشہ کے ذریعہ افریقہ میں ہی پہنچا تھا۔ Horn of Africa کے ساحلی شہر زیلع (Zeilla) کی مسجد قبلتین اس کا انمٹ ثبوت ہے جو 627ء میں تعمیر کی گئی۔ مصر اور شمالی افریقہ (المغرب) کی اپنی بہت Rich تاریخ ہے۔ مراکش سے یورپ (سپین) میں دین حق پہنچا اور علم کے ہر شعبہ میں اپنے گہرے نقوش چھوڑ گیا۔ قرطبہ کی مسجد جو اب Cathedral میں تبدیل کر دی گئی ہے دوبارہ بیت بشارت پیدرو آباد (قرطبہ سے صرف 35 کلومیٹر پر) کی شکل میں نئی زندگی حاصل کر رہی ہے۔ پس MTA افریقہ کے پس منظر میں ان غیر معمولی حقائق کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ جس پر اس کا شکر کرنا واجب ہے۔

☆......☆......☆......☆

کینیڈا۔ وہ مقامات جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2016ء میں تشریف لے گئے

حضور کے دورہ کینیڈا 2016ء کی قیام گاہیں

1۔ ٹورانٹو 3 تا 6 اکتوبر 2016ء۔ 2۔ مسی ساگا 7 تا 9 اکتوبر 2016ء۔ 3۔ ٹورانٹو 10 اکتوبر 2016ء۔ 4۔ سکاربرو 11 اکتوبر 2016ء۔ 5۔ ٹورانٹو 12 تا 14 اکتوبر 2016ء
6۔ اوٹاوا 15 تا 17 اکتوبر 2016ء۔ 7۔ ٹورانٹو 18 تا 30 اکتوبر 2016ء۔ 8۔ سسکاٹون 31 اکتوبر 2016ء تا یکم نومبر 2016ء۔ 9۔ ریجائنا 2 نومبر تا 4 نومبر 2016ء۔
10۔ لائیڈ منسٹر 5 نومبر 2016ء۔ 11۔ سسکاٹون 6 تا 7 نومبر 2016ء۔ 12۔ کیلگری 8 تا 13 نومبر 2016ء۔ 13۔ لندن واپسی 13 نومبر 2016ء

تختِ روحانی کا وارث

جس کو پہنائی خدا نے ہے خلافت کی رِدا
ہے زمیں پر اک چنیدہ بس وہی مردِ خدا
تختِ روحانی کا وارث ہے فقط مسرور اب
جو دلوں کی سلطنت کا آجکل ہے بادشاہ
ہے فقط وہ واجب طاعت امامِ وقت ایک
جس کے حق میں اِنِّیْ مَعَکَ کا نوشتہ ہے لکھا
یوں تو دعویدار ایرے غیرے پھرتے ہیں مگر
کوئی بھی رکھتا نہیں تائیدِ حق اس کے سوا
ہم رہیں اس نعمتِ عظمیٰ کے وارث تا ابد
قومِ احمد کو یونہی ملتا رہے اِک رہنما
منزلِ ساحل کو پا لے گی یقیناً لاجرم
کشتیٔ ایمان کا ہے مردِ فارس ناخدا
اپنی نسلیں بھی ہمیشہ ہوں خلافت کی غلام
وہ بھی دہراتی رہیں ہر دور میں عہدِ وفا
ہو ظفرؔ کا نام بھی شامل اُنہی ابرار میں
آسماں پر جو لکھے جاتے ہیں مردِ باوفا

مبارک احمد ظفرؔ

ہم خوش نصیب ہیں کہ خلافت نصیب ہے

کب منتشر دلوں کو امامت نصیب ہے
اک دوسرے سے بغض و عداوت نصیب ہے

تم ایک بھیڑ بھاڑ کی صورت ہو مجتمع
نہ رہنما نہ کوئی قیادت نصیب ہے

سو سال حق سے دست و گریباں رہے ہو تم
کثرت کے باوجود بھی خفت نصیب ہے

پھونکوں سے تم بجھا نہ سکے اس چراغ کو
روشن ہے اک جہاں تمہیں ظلمت نصیب ہے

فتوے بغیر علم کے دیتے ہو رات دن
خوف خدا نہ فہم و فراست نصیب ہے

تقویٰ کا اک لباس تھا جو چیتھڑے ہوا
اب خود کشی کے واسطے جیکٹ نصیب ہے

کثرت کا کیا غرور جو دل ہوں پھٹے ہوئے
کب ایک ڈیڑھ اینٹ کو برکت نصیب ہے

جبے عمامے رہ گئے ایمان تو گیا
اب تم کو صرف دیں کی تجارت نصیب ہے

آؤ کہ آج سود و زیاں کی پرکھ کریں
عزت کسے ملی کسے ذلت نصیب ہے

ہر پل غرور نفس میں جکڑے ہوئے ہو تم
کب عجز و انکسار کی عادت نصیب ہے

مہدی کے ہم غلام ہیں پہچان ہے یہی
صدقے میں اس کے ہم کو ملامت نصیب ہے

ہم متحد ہیں ایک جماعت کے روپ میں
ہم خوش نصیب ہیں کہ خلافت نصیب ہے

ہم لوگ دیکھتے ہیں اشارہ امام کا
ہر مرد و زن کو شوق اطاعت نصیب ہے

کشتی میں اپنے نوح کی بیٹھے ہیں چین سے
مدّ و جزر میں ہم کو حفاظت نصیب ہے

ہم پر خدا کے فضل کا سایہ ہے ہر گھڑی
جس سمت رُخ کیا ہمیں نصرت نصیب ہے

ہر آن دیکھتے ہیں نشاں پر نشان ہم
تازہ تجلیات کی نعمت نصیب ہے

ہاں راہِ مستقیم سے چمٹے ہوئے ہیں ہم
صد شکر ہم کو یہ بھی کرامت نصیب ہے

ترکش میں اپنے علم و دلائل کے تیر ہیں
زنبیل کو تمہاری جہالت نصیب ہے

سب براعظموں میں جڑیں اپنی گڑ گئیں
حسرت تمہیں تو ہم کو وجاہت نصیب ہے

برکت جو ایم ٹی اے کی ہے خیرِ کثیر ہے
تم گھٹ کے رہ گئے ہمیں کثرت نصیب ہے

نفرت کی جھاگ منہ سے اُڑاتے ہو رات دن
میدان بغض و کیں میں مہارت نصیب ہے

خطبے تمہارے کتنے "فصیح و بلیغ" ہیں
کیا خوب لغویات میں ندرت نصیب ہے

ہم نے مغلظات بھی سن کر دعائیں دیں
یہ حوصلہ نصیب یہ وسعت نصیب ہے

ہم نے جفا سہی ہے مگر کی نہیں جفا
خلق محمدیؐ سے شباہت نصیب ہے

سلطان تھا قلم کا بیاں کا مرا مسیح
اس کے مخالفین کو لکنت نصیب ہے

میں حضرت مسیح کی ادنیٰ کنیز ہوں
اس واسطے زبان کو شوکت نصیب ہے

عورت سہی پہ عزم میں مردوں سے کم نہیں
عرشی مجھے بھی شوق شجاعت نصیب ہے

للکار میری رک نہیں سکتی حجاب میں
مہدی کے نام پر مجھے غیرت نصیب ہے

مہدی کی چاکری ہی مرا افتخار ہے
بس اس لئے بیاں کو سلاست نصیب ہے

میں خود پہ جبر کر کے قلم روکتی ہوں اب
آمد ہے گو بلا کی، خطابت نصیب ہے

ا۔ع۔ ملک

حضور انور کے جلسہ سالانہ کینیڈا، پیس سمپوزیم اور پارلیمنٹ ہل میں خطابات اور حکومتی اراکین و مہمانان کے تاثرات

Justin Trudeau
@JustinTrudeau
Follow

It was a pleasure to meet with the Caliph of the Ahmadiyya Community, Hazrat Mirza Masroor Ahmad, today in Ottawa. #CaliphInCanada

وزیر اعظم کینیڈا Justin Trudeau نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ ''میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں Welcome کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی کمیونٹی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے''۔

خلیفۃ المسیح کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک اہم پیغام تھا۔ عوام الناس اور سیاستدان دونوں کو مل کر کام کرنا ہوگا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک (-) اور غیر (-) کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ انتہاء پسند گروپوں کے اعمال کا (دین) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ انتہاء پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقاصد کے لئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

Judy Sgro (ممبر آف پارلیمنٹ)

خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنا نہ صرف (-) کے لئے ایک خاصیت رکھتا ہے بلکہ سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں اور ہر ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے خاص ہوتا ہے۔ اس طرح کے وجود کے قریب ہونا جو کہ ہمارے معاشرے میں اتنی زیادہ اچھائی اور تمام دنیا میں اتنی زیادہ خیر پھیلا رہا ہے میری زندگی کا ایک خاص موقع ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر نہایت اعلیٰ تھی۔ صرف ان کو دیکھ کر ہی دل کو بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ ان کی باتیں تو انسان کو تبدیل کر دیتی ہیں۔

گرپریت ڈھیلوں صاحب (بریمپٹن سٹی کونسلر)

خلیفہ کے ہر فقرہ میں سچائی جھلک رہی تھی اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا جو کہ میں نے خود ان کے قریب بیٹھ کر محسوس کیا ہے۔ میں بے شک ایک سینئر ڈپلومیٹ ہوں اور دنیا بھر کے لیڈروں اور شخصیات سے ملا ہوں مگر ایسے عظیم وجود سے مجھے پہلی مرتبہ ملنے کا شرف حاصل ہوا اور میں ان کے اس پیغام کو جہاں تک ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

Peter Fahrenholtz (جرمن کونسلیٹ)

خلیفہ صاحب بالکل پوپ کی مانند ہیں۔ اگر کوئی ...... نہ بھی ہو پھر بھی ایسے وجود کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر خاص اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سب توجہ کرتے ہیں۔ کینیڈا بہت ہی خوش قسمت ہے کہ خلیفہ صاحب لمبے عرصے کے لئے آئے ہیں۔

بوب ڈلنی (MPP Missisaga Streetsville)

حضور کا پیغام ہمیشہ ہی امن کا گہوارہ ہوتا ہے اور ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا اعلان کر رہا ہوتا ہے اور میں لوگوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں، خاص طور پر ان لوگوں کو جو اللہ کا پیغام نہیں سمجھتے کہ یہ ایک امن کا پیغام ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ لوگوں یا جانوروں یا کسی جاندار چیز کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ ہے خدا کا پیغام ہم سب کے لئے۔

Susan Fennel (Former Mayor of Brampton)

جہاں تک میں نے دیکھا ہے خلیفۃ المسیح ! (دین) کے سب سے بہترین رہنما ہیں اور جس طریقہ سے اور جن باتوں کا حضور نے ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق ہے اور باقی (-) راہنماؤں کو بھی اسی طریق پر پیغام پہنچانا چاہئے۔ دین اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی بھی حفاظت کریں اور یہ دینی تعلیم میں نے پہلی بار سنی ہے اور میں حضور کی تقریر سے نہایت متاثر ہوا ہوں۔

Pastor Charles Olango (Uganda Martyrs United Church of Canada)

جب میں نے حضور کا خطاب پارلیمنٹ میں سنا تو مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی (-) راہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ حضور میں خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر آپ نے تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی دین کا صحیح اور سچا پیغام ہے۔ آج کے خطاب میں حضور نے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے حوالہ سے بات کی کہ یہ سب کا لائحہ عمل ہونا چاہئے اور یہی سچ ہے۔

محمد الحلو اجی (President of the Nile Association of Ontario)

آج یہاں خلیفۃ المسیح کے ہمراہ ہونا نہایت خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ اور سربراہ پارلیمنٹ آئے ہیں۔ ہم آپ کی کوششوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ میں آپ کی محبت، مہمان نوازی اور خدمت انسانی روزانہ دیکھتی ہوں۔

کرسٹی ڈنکن (منسٹر آف سائنس)

O

یہ وہی شے ہے جو پہلوں کو ملی
غم نئے ہیں یہ نہ یہ صدمے نئے
شکر للہ سینکڑوں سالوں کے بعد
پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

☆

دل کی ہر خواہش نظر کی جستجو
زندگی کی ہر حسیں تر آرزو
جان، مال، اولاد، عزت آبرو
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا

عبدالمنان ناہیدؔ

خلافت

1

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

2

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

3

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا؟
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی!
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے
مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشاہی

علامہ اقبال

منہاج نبوت پہ خلافت ہوئی قائم

خلافت۔ احمدی شعراء کی نظر میں

منہاج نبوت پہ خلافت ہوئی قائم
یارب یہ دعا ہے کہ یہ نعمت رہے قائم
(حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل)

خلافت شہپر پرواز آدم کی توانائی
ید بیضا خلافت ہے، خلافت ہے مسیحائی
خلافت سے شعور قوم کو تابندگی حاصل
اسی کے فیض سے تنظیم کو ہے زندگی حاصل
(میر اللہ بخش تسنیم)

جو خلافت کے دامن کو تھامے رہے
رحمتوں کی قبائیں بھی پا جائیں گے
اس کی رسی کو مضبوط پکڑیں گے جو
نصرتوں کی ردائیں بھی پا جائیں گے
(صاحبزادی امۃ القدوس بیگم)

یہ ظلّی نبوت بنام خلافت
کہ ہے احمدیت قیام خلافت
ہے سب خاتم الانبیاء کی کرامت
یہ حکم شریعت، نظام خلافت
(قیس مینائی نجیب آبادی)

خلافت سے ہماری زندگی ہے
خلافت سے ہی شان احمدی ہے
نبوت قدرت اولیٰ کی مظہر
خلافت دوسری جلوہ گری ہے
(عطاء المجیب راشد)

اندھیرے چھٹ گئے سارے کے سارے
چراغاں ہو گیا دل میں ہمارے
سکینت بخش دی ہر دل کو عرشی
نصیب اپنے خلافت نے سنوارے
(ارشاد عرشی)

خلافت کا ہے ہم پہ ٹھنڈا سایہ
بلا سے دھوپ جتنی بھی کڑی ہے
زمانہ لے رہا ہے ایک کروٹ
نئی تاریخ لکھی جا رہی ہے
(مبارک احمد ظفر)

رہی اس کی چھاؤں میں برکت بہت
ملی دین کو سطوت و تمکنت
جو خاکی تھے وہ آسمانی ہوئے
عطا مومنوں کو ہوئی منزلت
(جمیل الرحمٰن)

برکت ہے خلافت کی کہ اک ہاتھ پہ یارو
لاکھوں ہیں، کروڑوں ہیں جو یک جان ہوئے ہیں
طوفان کی مرضی تھی اجڑ جائیں یہ لیکن
بوٹے جو لگائے تھے گلستان ہوئے ہیں
(مبارک احمد صدیقی)

جہاد اپنا تو تبلیغ حق کے کام سے ہے
تمام حسن عبادت کے اہتمام سے ہے
بقائے احمدی توحید کے قیام سے ہے
حیات اپنی خلافت کے اس نظام سے ہے
(فاروق محمود)

خلافت وحدت اعضائے ملت
خلافت جامع قلب پریشاں
خلافت نخبۂ اخیار ملت
خلافت مہر استخلاف یزداں
(مولانا عزیز الرحمٰن منگلا)

حسین دور ہے یہ دور ہے خلافت کا
چراغ لے کے چلے ہم تری اطاعت کا
تمہارے چاہنے والوں کی خیر ہو جگ میں
جہان پھیلتا جائے یہ احمدیت کا
(ناصر احمد سید)

ایم ٹی اے کے 25 سال پورے ہو گئے............رسول اللہؐ اور بزرگان امت کی پیشگوئیاں

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

"قدس الله سره"

الجزء الثاني والخمسون

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

أصحابنا ، عن ابن أبي عمير مثله (١) وفيه : والصيحة من السماء .

٣٥ـ ك : أبي ، عن سعد ، عن ابن أبي الخطّاب ، عن جعفر بن بشير ، عن هشام بن سالم ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ينادي مناد باسم القائم عليه السلام قلت : خاصٌّ أو عامٌّ ؟ قال : عامٌّ يسمع كلُّ قوم بلسانهم ، قلت : فمن يخالف القائم عليه السلام و قد نودي باسمه ؟ قال : لا يدعهم إبليس حتّى ينادي في آخر اللّيل فيشكّك الناس .

بيان : الظاهر « في آخر النهار » كما سيأتي في الأخبار (٢) ولعلّه من النسّاخ ولم يكن في بعض النسخ في آخر اللّيل أصلاً .

٣٦ـ ك : ماجيلويه ، عن عمّه ، عن الكوفيّ ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة قال أبو عبدالله عليه السلام : قال أبي عليه السلام : قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه : يخرج ابن آكلة الأكباد من الوادي اليابس ، وهو رجل ربعة ، وحش الوجه ، ضخم الهامة بوجهه أثر الجدري إذا رأيته حسبته أعور اسمه عثمان و أبوه عنبسة (٣) وهو من ولد أبي سفيان حتّى يأتي أرض « قرار ومعين » فيستوي على منبرها .

بيان : وحش الوجه : أي يستوحش من يراه ولا يستأنس به أحد ، أو بالخاء المعجمة (٤) وهو الرّديّ من كلّ شيء ، و الأرض ذات القرار الكوفة أو النّجف كما فسّرت به في الأخبار .

٣٧ـ ك : الهمدانيّ ، عن عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن عمر بن يزيد ، قال : قال لي أبو عبدالله الصادق عليه السلام : إنّك لو رأيت السفيانيّ رأيت

(١) في المصدر ص ١٣٣ : عن ابن أبي عمير ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن عمر بن حنظلة ، وهو الصحيح ومنه يعلم أن « عن أبي أيوب » ساقط عن نسخة كمال الدين أيضاً .

(٢) تحت الرقم ٤٠ .

(٣) هذا هو الصحيح كما في المصدر و لما يجيء بعد هذا وفي الاصل المطبوع : عيينة ، وهو تصحيف فان أبناء أبي سفيان : عتبة ومعوية و يزيد و عنبسة و حنظلة راجع الرقم ٦٥ أيضاً .

(٤) كما في المصدر ج ٢ ص ٣٦٥ .

علقمة بن محمد الحضرمي ، عن الصادق ، عن آبائه ، عن علي عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ياعلي إن قائمنا إذا خرج يجتمع إليه ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عدد رجال بدر فإذاحان وقت خروجه ، يكون له سيف مغمود ناداه السيف : قم يا ولي الله ، فاقتل أعداء الله .

٧٣- ختص : حدثنا محمد بن معقل القرميسيني ، عن محمد بن عاصم ، عن علي ابن الحسين ، عن محمد بن مرزوق ، عن عامر السراج ، عن سفيان الثوري ، عن قيس بن مسلم ، عن طارق بن شهاب ، عن حذيفة قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : إذا كان عند خروج القائم ينادي مناد من السماء : أيها الناس قطع عنكم مدة الجبارين وولى الأمر خير أمة محمد فالحقوا بمكة ، فيخرج النجباء من مصر والأبدال من الشام و عصائب العراق رهبان بالليل ، ليوث بالنهار ، كأن قلوبهم زبر الحديد فيبايعونه بين الركن والمقام .

قال عمران بن الحصين : يا رسول الله صف لنا هذا الرجل قال : هو رجل من ولد الحسين كأنه من رجال شنوة (١) عليه عباءتان قطوانيتان اسمه اسمي ، فعند ذلك تفرخ الطيور في أوكارها ، و الحيتان في بحارها ، و تمد الأنهار ، و تفيض العيون ، وتنبت الأرض ضعف أكلها ، ثم يسير مقدمته جبرئيل ، وساقته إسرافيل فيملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً .

٧٤- كا : محمد بن يحيى ، عن ابن عيسى ، عن علي بن الحكم ، عن أبي أيوب الخزاز ، عن عمر بن حنظلة قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : خمس علامات قبل قيام القائم : الصيحة ، والسفياني ، والخسف ، و قتل النفس الزكية ، واليماني فقلت : جعلت فداك إن خرج أحد من أهل بيتك قبل هذه العلامات أخرج معه ؟ قال : لا .

فلما كان من الغد تلوت هذه الآية «إن نشأ ننزل عليهم من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين»(٢) فقلت له : أهي الصيحة ؟ فقال : أما لوكانت خضعت أعناق

(١) لعله مصحف شنوءة .
(٢) الشعراء : ٤ ، والحديث في الروضة ص ٣١٠ وهكذا مابعده .

٢٩- ك : الهمداني ، عن علي ، عن أبيه ، عن علي بن معبد ، عن الحسين ابن خالد قال : قال علي بن موسى الرضا عليه السلام : لادين لمن لاورع له ، ولا إيمان لمن لا تقية له إن أكرمكم عند الله عز وجل أعملكم بالتقية قبل خروج قائمنا فمن تركها قبل خروج قائمنا فليس منا .

فقيل له : يا ابن رسول الله ومن القائم منكم أهل البيت ؟ قال : الرابع من ولدي ابن سيدة الإماء يطهر الله به الأرض من كل جور ، ويقدسها من كل ظلم

و هو الذي يشك الناس في ولادته ، وهو صاحب الغيبة قبل خروجه ، فاذا خرج أشرقت الأرض بنور ربها ، و وضع ميزان العدل بين الناس ، فلا يظلم أحد أحداً .

وهو الذي تطوى له الأرض ، ولايكون له ظل ، وهو الذي ينادي مناد من السماء باسمه ، يسمعه جميع أهل الأرض بالدعاء إليه ، يقول : ألا إن حجة الله قد ظهر عند بيت الله فاتبعوه ، فان الحق معه وفيه ؛ وهو قول الله عز وجل «إن نشأ ننزل عليهم من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين» (١) .

عم : عن علي مثله .

٣٠- ك : الهمداني ، عن علي ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : قلت للرضا عليه السلام : أنت صاحب هذا الأمر؟ فقال : أنا صاحب هذا الأمر ، ولكني لست بالذي أملأها عدلاً كما ملئت جوراً ، و كيف أكون ذاك على ماترى من ضعف بدني ؟ وإن القائم هو الذي إذا خرج كان في سن الشيوخ ، ومنظر الشباب(٢) قوياً في بدنه حتى لو مد يده إلى أعظم شجرة على وجه الأرض لقلعها ، ولو صاح بين الجبال لتدكدكت صخورها يكون معه عصا موسى ، وخاتم سليمان ، ذاك الرابع من ولدي يغيبه الله في ستره ماشاء الله ثم يظهره فيملأ به الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً .

عم : علي ، عن أبيه مثله ، وزاد في آخره كأني بهم آيس ماكانوا نودوا نداء يسمع من بعد كما يسمع من قرب يكون رحمة للمؤمنين و عذاباً للكافرين .

٧٠- يج : عن محمد بن عيسى ، عن صفوان ، عن المثنى ، عن عمرو بن شمر عن جابر قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : إن الله نزع الخوف من قلوب شيعتنا ، وأسكنه قلوب أعدائنا ، فواحدهم أمضى من سنان و أجرى من ليث ، يطعن عدوه برمحه ويضربه بسيفه ، ويدوسه بقدمه .

٧١ - يج : عن محمد بن عيسى ، عن صفوان ، عن المثنى ، عن أبي خالد الكابلي عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا قام قائمنا وضع يده على رؤس العباد فجمع به عقولهم وأكمل به أخلاقهم .

٧٢ - يج : أيوب بن نوح ، عن العباس بن عامر ، عن الربيع بن محمد عن أبي الربيع الشامي قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إن قائمنا إذا قام مد الله لشيعتنا في أسماعهم وأبصارهم ، حتى [لا] يكون بينهم و بين القائم بريد (١) يكلمهم فيسمعون وينظرون إليه ، وهو في مكانه .

كا : أبوعلي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن العباس بن عامر مثله .

٧٣- يج : موسى بن عمر ، عن ابن محبوب ، عن صالح بن حمزة ، عن أبان عن أبي عبدالله عليه السلام قال : العلم سبعة و عشرون حرفاً فجميع ماجاءت به الرسل حرفان فلم يعرف الناس حتى اليوم غير الحرفين ، فاذا قام قائمنا أخرج الخمسة و العشرين حرفاً فبثها في الناس ، و ضم إليها الحرفين ، حتى يبثها سبعة وعشرين حرفاً .

٧٤- يج : سعد ، عن اليقطيني ، عن صفوان ، عن أبي علي الخراساني عن أبان بن تغلب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كأني بطائر أبيض فوق الحجر فيخرج من تحته رجل يحكم بين الناس بحكم آل داود وسليمان لايبتغي بينة .

٧٥- شا : الحجال ، عن ثعلبة ، عن أبي بكر الحضرمي ، عن أبي جعفر

(١) البريد: الفيج والرسول ومايسمى بالفارسية «پيك» و«پست» والحديث في روضة الكافي ص ٢٤١ .

الحرام وركبتم فيه المحارم ، فيعطي عطاء لم يعطه أحد قبله .

٢١٣- وباسناده يرفعه إلى ابن مسكان ، قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إن المؤمن في زمان القائم وهو بالمشرق ليرى أخاه الذي في المغرب ، و كذا الذي في المغرب يرى أخاه الذي في المشرق .

٢١٤ - د : قال أبوعبدالله عليه السلام : كأنني بالقائم عليه السلام ، على ظهر النجف لابس درع رسول الله صلى الله عليه وآله فيتقلص عليه ، ثم ينتفض بها فيستدير عليه ، ثم يغشي الدرع بثوب إستبرق ثم يركب فرساً له أبلق بين عينيه شمراخ ، ينتفض به لا يبقى أهل بلد إلا أتاهم نور ذلك الشمراخ حتى يكون آية له ، ثم ينشر راية رسول الله إذا نشرها أضاء لها مابين المشرق والمغرب .

وقال أمير المؤمنين عليه السلام : كأنني به قد عبر من وادي السلام إلى مسيل السهلة على فرس محجل له شمراخ يزهر ، يدعو و يقول في دعائه :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ حَقًّا حَقًّا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِيمَانًا وَصِدْقاً ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تَعَبُّداً وَرِقّاً ، أَللّٰهُمَّ مُعِزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَحِيدٍ ، وَمُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، أَنْتَ كَنَفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذَاهِبُ ، وَتَضِيقُ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .

أَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِي وَكُنْتَ غَنِيّاً عَنْ خَلْقِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا وَمُخْرِجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوخِ الرِّفْعَةِ ، فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُونَ يَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ (١) الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَهُمْ مِنْ سَطْوَتِهِ

(١) النير : الخشبة المعترضة في عنقي الثورين بأداتها و يسمى بالفارسية «يوغ» و «جوغ» .

يَنَابِيعُ المَوَدَّة

سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأمجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه
علاء الدين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠

الباب الثالث والسبعون
في الأحاديث التي ذكرها صاحب جواهر العقدين

من عترتي، يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي. أخرجه نصير بن حماد. وعن أبي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: ليبعثن الله رجلاً من عترتي، أفرق الثنايا أجلى الجبهة، يملأ الأرض عدلاً ويفيض المال؛ أخرجه أبو نعيم. وعن حذيفة بن اليمان قال: قال رسول الله ﷺ: المهدي رجل من ولدي، وجهه كالكوكب الدري، اللون لون عربي، والجسم إسرائيلي؛ يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً، يرضى بخلافته أهل السماء وأهل الأرض والطير في الجو، يملك عشرين سنة. أخرجه الروياني والطبراني وأبو نعيم والديلمي في مسنده.

وعن حذيفة رفعه: يلتفت المهدي وقد نزل عيسى بن مريم ﷺ، كأنما يقطر من شعره الماء فيقول المهدي له: تقدم صلّ بالناس فيقول: إنما أُقيمت الصلاة لك! فيصلي خلف رجل من ولدي؛ أخرجه الطبراني. وابن حبان في صحيحه من حديث عقبة بن عامر في إمامة المهدي نحوه. وعن علي رضي الله عنه قال: إذا قام قائم آل محمد ﷺ جمع الله له أهل المشرق وأهل المغرب، فيجتمعون كما يجتمع قزع الخريف؛ فأما الرفقاء فمن أهل الكوفة، وأما الأبدال فمن أهل الشام. أخرجه ابن عساكر. وعن عباية بن ربعي عن أبي أيوب الأنصاري قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: منا خير الأنبياء وهو أبوك، ومنا خير الأوصياء وهو بعلك، ومنا خير الشهداء وهو عم أبيك حمزة، ومنا من له جناحان يطير بهما في الجنة حيث يشاء، وهو ابن عم أبيك جعفر، ومنا سبطا هذه الأمة سيدا شباب أهل الجنة، الحسن والحسين وهما ابناك، ومنا المهدي وهو من ولدك؛ أخرجه الطبراني في الأوسط.

وأما ما روي من حديث الحسن البصري عن أنس بن مالك رفعه: لا يزداد الأمر إلا شدة، ولا الدنيا إلا إدباراً، ولا الناس إلا شحاً، ولا تقوم الساعة إلا على شر الخلق، ولا مهدي إلا عيسى بن مريم! أخرجه الشافعي وابن ماجة في سننه، والحاكم في مستدركه وقال: أوردته تعجباً لا محتجاً به. وقال البيهقي: تفرد به محمد بن خالد، وقد قال الحاكم إنه مجهول، وصرح النسائي بأنه منكر، وقال ابن ماجة: لم يروه عن ابن خالد إلا الشافعي.

يقول مؤلف هذا الكتاب: إن وضع هذا الحديث من ابن خالد ظاهر بوجوه: الوجه الأول: لو كان هذا الحديث صحيحاً، لزم أن يزداد الظلم والفساد الذي كان في زمان يزيد والحجاج ولم يبق في العالم خير وصلاح إلى الآن، والحمد لله بعدهما في زمان عمر بن عبد العزيز، وخلفاء العباسية إلى الآن فيه خير وصلاح. الوجه الثاني: إن خبر المهدي لم يكن قبل بعثة النبي ﷺ بين العرب، من يردّه بقوله: لا مهدي إلا عيسى بن مريم. الوجه الثالث: إن الله أشار إلى المهدي في كتابه في الآيات الكثيرة، كما تقدمت، فلذلك بشر النبي ﷺ أمته بهذه

۴۷

کی چاند گہن پندرھویں رات سورج گہن ہوگا اصطلاح کا گہن جب سے خدا نے
آسمان زمین پیدا کیا ہے کبھی نہیں ہوا ۳ ایک رمضان میں دو بار چاند
گہن ہوگا یہ کچھ مخالف اول کے نہیں ہے ۴ قرن ذی السنین نکلیگا ۵
ایک تارا نکلےگا جسکی دم چمکتی ہوگی ۶ مشرق کیطرف سے ایک بڑی آگ ظاہر
ہوگی تین رات یا سات رات رہیگی حادثہ کی آگ بھی گویا اسی کا نمونہ ہے جو اس
سنہ میں ظاہر ہوئی ۷ آسمان میں اندھیرا ظاہر ہوگا ۸ آسمان پر سرخی ہوگی
آسمان کے کنارہ میں پھیل جاویگی یہ سرخی شفق کیسی نہوگی فی الحال جو سرخی
صبح شام ہوتی ہے اس سے اب کم ہوتی ہے افق میں منتشر ہے کیا تعجب ہے کہ یہی نشانی
ہو واللہ اعلم ۹ ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہونچیگی ہر زبان والا
اپنی اپنی زبان میں اسکو سمجھ لیگا ۱۰ شام میں ایک گاؤں حرستا نامی [illegible]
جاویگا ۱۱ آسمان سے ایک منادی بنام مہدی ندا کریگا مشرق مغرب والے
اسکو سنیں گے کوئی سوتا ہوگا جاگ جاویگا [illegible] کوئی کھڑا ہوگا بیٹھ جاویگا
کوئی بیٹھا ہوگا کھڑا ہو جاویگا [illegible] یہ ندا اور اس ندا کے [illegible]
[illegible] صدی کے ہوگی ۱۲ شوال میں عصابہ ذیقعدہ میں معمعہ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۳ اختلاف ہوگا [illegible] ۱۴ آسمان سے ندا ہوگی
الا ان الحق فی آل محمد [illegible] الا ان الحق فی آل عیسیٰ [illegible]
پہلی ندا [illegible] کی ہوگی یہ دوسری ندا شیطان کی ہے ۱۵ [illegible]

قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

Iqtirab al-sa'ah

اقتراب الساعة

طبع في مطبعة مفيد عام الكائنة في آگره

باهتمام المنشي محمد احمد خان
الصوفي سلمه الله
تعالى

١٣٠١هـ